بحمدہٖ تعالیٰ
المدینة المنورة
رسالہ مبارکہ مسمّٰی باسم تاریخی
الاقوال اللامعة ھ
۱۳۶۹
باحکام تجویز الفاتحة ھ
ازتصنیفات
اسد السنّہ ضیغم لملّۃ وصّاف الحبیب مولٰنا مولوی حافظ قاری ابوالظفر
محب الرّضا محمد محبوب علی خاں صاحب قادری برکاتی رضوی
مجددی لکھنوی دام مجدہم العالی مفتی اعظم ریاست پٹیالہ
مقام اشاعت
کتب خانہ اہلسنّت مقبول گنج جھڑیا ٹولہ لکھنؤ

مقام اشاعت - کتب خانہ اہلسنت - جامع مسجد مدن پورہ بمبئی ۸

بحمدہٖ تبارک و تعالےٰ

یہ مبارک رسالہ ہدایت قبالہ جس میں نذر و نیاز فاتحہ بڑے پیر کا گیارھوں شریف چھوٹی شریف ستر ہوں و محرم کا کھچڑا اور رجب کے کونڈے و شب برات کا حلوا و توشہ قادریہ اور عرس و تیجہ و دسواں و بیسواں و چالیسواں و شماہی و ششماہی و برسی وغیرہ اور دن کا مقرر کرنا اور کھانا سامنے رکھکر قرآن عظیم پڑھنا پھر ہاتھ اٹھاکر دعا کرنا اور روحوں کا اپنے گھروں پر آکے گھر والوں سے سوال کرنا وغیرہ وغیرہ ہر چیز کا نا قابل انکار دلائل سے ثبوت دیا گیا ہے پڑھئے اور حق اور اہل حق کا ساتھ دیجئے اور باطل اور اہل باطل سے الگ ہو کر اپنی عاقبت درست کیجئے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں آئیے تاکہ خدا اور رسول کی خوشی حاصل ہو۔ مسمّٰی باسم تاریخی

الاقوال اللامعہ باحکام تجویز الفاتحہ

۱۳۷۹

تصنیف لطیف

اسد السنۃ ضیغم اللّٰہ و صمصام الحبیب حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ علامہ ابوالمظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں صاحب سنی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی دام مجدہم العالی سابق مفتی اعظم ریاست پٹیالہ مقیم کانپور حال خطیب جامع مسجد مدن پورہ بمبئی ۸

(بفرمائش)

علمبر دار سنیت عالم اصحاب الیمنہ مولانا قادری الحاج ابوبکر بن حاجی احمد صاحب قادری برکاتی رضوی ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن تبلیغ صداقت بمبئی ۸ و محب سنیت جناب مولوی حافظ عبدالحمید صاحب قادری رضوی چشتی فتحپوری و جناب مولوی و حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب صدیقی قادری رضوی چشتی بہاؤ پوری و عزیزم محمد ظفر علی صاحب قادری رضوی مجددی جالونی سلمہم ربہم

مطبوعہ آواز وطن پریس کانپور

ملنے کا پتہ:-

۱- منصور علیخاں رضوی لکھنوی ناظم کتب خانہ اہلسنت جامع مسجد مدن پورہ بمبئی نمبر ۸

۲- دفتر انجمن تبلیغ صداقت - رحمت منزل کامبیکر اسٹریٹ بمبئی نمبر ۳

۳- حافظ عبدالحمید صاحب قادری محلہ ہیرامن کا پوروا مکان نمبر ۹۱/۱۴۹ کانپور

بار اول

۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب مولٰنا مولوی مفتی قاری حافظ محمد محبوب علیخاں صاحب دام اقبالہ

حضور سے دست بستہ گزارش یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک مرغ شرعی اصول سے ذبح کیا اور کسی پیر ولی

کے نام کی فاتحہ دلائی۔ اسپر ایک دوسرے شخص نے یہ اعتراض کیا کہ تم نے حرام کیا اور حرام کھایا اور دوسروں

کو حرام کھلایا۔ لہٰذا ہم کو اس کا فتویٰ دیجئے کہ یہ مسئلہ جائز ہے یا ناجائز ہے بینوا توجروا

(نوٹ) اسی فتوے کے انتظار میں ایک بہت بڑی پنچایت رکی ہوئی ہے جسکا فیصلہ اس کے بعد ہوگا

امام علی مستری مقیم کانپور از موضع سکرولی ضلع اناؤ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ واہلبیتہ التسلیم الجواب

واللہ تعالیٰ ھو الموفق للصدق والصواب صورت مسئولہ میں مرغ ہو یا بکرا مینڈھا دنبہ یا گائے

حلال جانور جو سرقہ کا یا حرام مال سے خرید کیا ہوا نہ ہو اوسے شرعی طریق پر ذبح کرنا اور فاتحہ دلانا جائز

مستحب ہے۔ اور کسی بزرگ کی فاتحہ کا کھانا تبرک ہے امیر و فقیر رئیس و غریب سب کو یہ کھانا کھانا

جائز ہے۔ اس کو حرام ثابت کرنے کی دلیل کسی وہابی نجدی دیوبندی جنگلی کو ہی کے پاس ہرگز ہرگز نہیں

ہے ہاں وہابیوں دیوبندیوں کو ان کی شریعت نجدیہ جیسہ کے حکم سے یہ کھانا حرام ہے مگر وہابی اس کو

بڑے شوق سے کھاتے اور اپنے دھرم پر حرام خور ہو جاتے ہیں۔ جس شخص نے نیاز فاتحہ کے کھانے کو

حرام بتا کر مسلمانوں کو مرتکب حرام و حرام خور بنایا معاذ اللہ رب العٰلمین قرآن عظیم میں اللہ تبارک و

تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا

علی اللہ الکذب ط ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ہ متاع قلیل

ولھم عذاب الیم ہ یعنی اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے

اور یہ حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا

بھلا نہ ہوگا۔ تھوڑا برتنا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے (ترجمہ رضوی) اور قرآن مجید

فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ

اولئک ھم الکذبون ہ یعنی جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں (ترجمہ رضوی) اور قرآن حکیم فرماتا ہے اتقولون علی اللہ ما لا تعلمون ہ یعنی کیا اللہ پر وہ بات بتاتے ہو جسکا تمھیں علم نہیں۔ اور قرآن شریف ارشاد کرتا ہے قل اللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ہ یعنی فرمادو اے پیارے محبوب کہ کیا اللہ نے تمھیں اسکی اجازت دی ہے یا اللہ پر تم جھوٹ باندھتے ہو (ترجمہ رضوی) ان آیات مبارکہ سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ جو شخص بھی کسی حلال چیز کو حرام کہے وہ اللہ تعالے پر جھوٹ بولتا افترا کرتا ہے بہتان باندھتا ہے۔ اور اپنے دل سے اسلامی شریعت کے خلاف نئی شریعت گڑھتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اب یہ دیکھیے کہ نیاز فاتحہ کے یا ایسی کسی اور چیز کے حلال یا حرام ہونے کا حکم مسلمانوں کو کیسے معلوم ہو۔ کس طرح پتہ چلے کہ یہ حلال ہے تو سنئے اور غور سے سنئے۔ آیت اول۔ قرآن عظیم فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبد لکم عفا اللہ عنھا واللہ غفور حلیم ہ یعنی اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمھیں بری لگیں اور اگر انھیں اسوقت پوچھوگے کہ قرآن اوتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائینگی اللہ انھیں معاف کر چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔ ف اس آیت مبارکہ سے ایک شرعی قاعدہ معلوم ہوا وہ یہ کہ جس امر میں شریعت مطہرہ نے ممانعت نہ فرمائی وہ مباح ہے اد سے حرام کہنے والا احرام کا مدعی کذاب بطال مفتری علی اللہ والرسول ہے آیت دوم قرآن مجید فرماتا ہے ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا یعنی اللہ وہی ہے جس نے تمھارے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے ف معلوم ہوا کہ ہر چیز حلال و مباح ہے جبتک حرمت کی دلیل موجود نہ ہو چنانچہ تفسیر جلالین میں ہے لتنتفعوا بہ وتعتبروا یعنی اس لیے کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اور عبرت کرو اور خطیب شربینی حنفی نے تفسیر سراج منیر میں لکھا ہے ای لاجلکم وانتفاعکم فی دنیاکم اور تفسیر روح البیان میں ہے ای ما خلقکم لشئی وخلق کل شئی لکم بل خلقکم لنفسہ ہ آیت سوم یا ایھا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین ہ یعنی اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان

کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے آیت چہارم یا یہا الذین امنوا کلوا من
طیبٰت ما رزقنٰکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون ۝ یعنی اے ایمان والو کھاؤ ہماری
دی ہوئی ستھری چیزیں اللہ کا احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو ف ان دونوں مبارک آیتوں سے تو
ثابت ہوا کہ جبتک کسی چیز کے حرام ہونے کا حکم قرآن وحدیث میں نہ ہو وہ حلال رہے گی اللہ و
رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم جبتک کسی چیز کی حرمت کا حکم نہ فرمائیں حرام
نہ ہوگی۔ ولو کرہ الوہابیون ولو کرہ الدیوبندیون آیت پنجم یا یہا الذین امنوا لا تحرموا
طیبات ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ۝ یعنی اے
ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو۔
بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔ آیت ششم قرآن کریم فرماتا ہے قل من حرم
زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبٰت من الرزق ط یعنی تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ
کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلیے نکالی اور پاک رزق۔ تفسیر خازن میں ہے کہ
آیت کا حکم عام ہے ہر کھانے کی چیز کو شامل ہے جبتک حرمت کی کوئی نص نہ ہو۔ آیت ہفتم وکلوا
مما رزقکم اللہ حلالا طیبا واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنین ط یعنی اور کھاؤ جو
تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے ف مسلمانوں نے
اتنی آیات مبارکہ سنیں مگر وہ مرغ اور بکرا مردار وہابی کا کہیں نہیں آیا آیت ہشتم فکلوا مما
ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم بایتہ مؤمنین ط یعنی تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا
اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ف اس آیت مبارکہ سے اس جانور کا بھی حلال ہونا ثابت ہے
جو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو ایسے جانور کو حرام کہے وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا
والعیاذ باللہ تعالیٰ والحمد للہ رب العالمین اور نذر و نیاز۔ گیارھویں۔ بارھویں شریف
ستر ھویں رجبی شریف شرات پیر کا بکرا گیارھویں کا مرغ عاشورا کا شربت اور کھچڑا تیجہ دسواں چہلم
چالیسواں ششماہی ششماہی و برسی کے کھانے بھی ان سب آیتوں سے حلال ہی ثابت ہوئے
جو ان کو حرام کہے وہ خود حرام کا دھبہ آیت نہم۔ وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ

وقد فصل لکم ما حرم علیکم یعنی اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا
اللہ تو تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا ف اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جانور کو بسم اللہ
اللہ اکبر کہکر ذبح کیا جائے وہ حلال ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حرام کام و حرام چیزیں تفصیل کیساتھ بیان
کر دیگئیں اور جس کام و جس چیز کی ممانعت شرع مطہر نے نہیں بیان کی وہ ہرگز ہرگز حرام نہیں ہے۔ وہ
مباح تو ضرور ہی ہوگی فللہ الحمد۔ اب وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھ چلو کہ نیاز فاتحہ میلاد شریف
گیارہویں شریف عرس وغیرہ وغیرہ کی حرمت قرآن عظیم کی کس آیت میں ہے اور جب نہیں اور ہرگز
نہیں تو وہابی دیوبندی حرام کا دعویدار کیسے ہوا۔ قرآن عظیم کی ان آیتوں سے یہ مسئلہ واضح تر و روشن
ہو گیا۔ اور مومن کا ایمان تازہ ہوا اور بدمذہب و بددین کو غم بے اندازہ ہوا۔ اب چند احادیث مبارکہ
بھی سن لیجیے۔ حدیث اول و دوم و سوم حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم
ارشاد فرماتے ہیں خبردار ہو مجھے قرآن دیا گیا۔ اور قرآن کا مثل بھی دیا گیا۔ آگاہ ہو کوئی پیٹ بھرا تخت
پر پڑے پڑے تمہیں گمراہ نہ کرے (یہ کہکر) کہ اسی قرآن کو لو جو اس میں حلال ہو وہ حلال جانو اور جو
حرام ہو وہ حرام جانو وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ یعنی اور بیشک اللہ کے رسول نے
جس کو حرام کر دیا وہ ایسا ہی حرام ہے کہ جیسے اللہ تعالے نے حرام فرما دیا ہے[1] رواہ ابوداود
والدارمی وابن ماجہ عن المقدام بن معدیکرب [2] رواہ الامام احمد وابوداود
والترمذی وابن ماجہ والبیہقی فی الدلائل عن ابی رافع [3] رواہ ابوداود
عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالی عنہم حدیث چہارم حضور سرکار دو عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث
بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنی آخری زمانے
میں بہت سے جھوٹے دجال مکار فریبی ہوں گے جو تمہیں گڑھ گڑھ کر ایسی ایسی حدیثیں سنائیں گے
جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے سنیں تو تم ان سے بچو دور رہو اور انہیں اپنے سے دور
رکھو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں فتنہ میں نہ ڈالدیں رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ف اس حدیث پاک کی صداقت کا روشن ظہور ہے کہ وہابی دیوبندی بغیر حدیث و قرآن بلکہ

حدیث وقرآن کے خلاف فتوے لگایا کرتے اور مسلمانوں کو بغیر کسی وجہ وسبب کے کافر ومشرک و
جہنمی بنایا کرتے ہیں۔ لیکن اس حدیث شریف نے مسلمانان اہلسنت کو یہی بتا دیا کہ جو شخص بات
بات پر بلا ثبوت ودلیل شرعی حرام حرام کرے بدعت بدعت بکتا ہے وہ بڑا فریبی مکار اور پرلے
سرے کا جھوٹا ہے اب سنی بھائی اور انصاف کے دعویدار مذہب غور کریں کہ نیاز فاتحہ کے کھانے
بڑے پیر صاحب کے مرغ اور غوث اعظم کے نام کے بکرے کو جو حرام کہے وہ کون ہوگا اور آیت ششم
جو اوپر بیان کی گئی ہے اوس کے حکم سے وہ کون ہے۔ حدیث پنجم حضور عالم غیوب صلی اللہ تعالی
علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالی فرض فرائض فلا تضیعوھا وحرم حرمات
فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا
تبحثوا عنھا یعنی بیشک اللہ تعالے نے کچھ فرض مقرر کیے ہیں تو انھیں ادا کرو ضائع نہ کرو۔ اور کچھ
کام حرام بتائے ہیں انھیں نہ کرو۔ اور کچھ حدیں مقرر فرمائی ہیں تو تم ان سے تجاوز نہ کرو آگے نہ
بڑھو اور بعض چیزوں کا حکم بیان کرنے سے قصداً بغیر کسی بھول چوک کے سکوت فرمایا تو اون
کی کھوج نہ کرو رواہ الدار قطنی عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالے عنہ یہ ایک
روایت ہے اور دوسری روایت میں ہے وما سکت فھو مما عفا عنہ یعنی اور جن چیزوں
سے سکوت فرمایا وہ ان میں داخل ہیں جن کو اللہ تعالے نے معاف کردیا ہے یعنی وہ چیزیں مباح
ہیں ان آیتوں اور حدیثوں سے یہ معلوم ہوا کہ تحلیل وتحریم کا حق واختیار صرف اللہ تعالی اور اوس
کے محبوب مطلع علی الغیوب کو ہے صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحابہ وسلم یعنی اللہ ورسول نے قرآن
وحدیث میں جسکو حلال کردیا وہ حلال ہے اور جسے حرام فرمادیا وہ حرام ہے۔ اور جس چیز کا کوئی
بیان نہ فرمایا وہ مباح ہے جائز ہے اوس کے حرام کا وہابی دیوبندی قیامت تک کوئی ثبوت
نہیں دے سکتا۔ اب وہابیوں دیوبندیوں سے پوچھو کہ میلاد شریف عرس قیام میلاد تبرک مولود
شریف وگیارھویں شریف ونیاز فاتحہ وتیجہ ودسواں بیسواں وغیرہ وغیرہ حلال ہے یا حرام۔ اگر
تقیہ کرکے حلال کہدے تو فھو المراد مسلّم حق ہے لیکن وہابی ضرور جھوٹا ہے۔ اور اگر وہابی غیر مقلد
دیوبندی وہابی حرام کا فتوے دے تو تم لکھو کہ بتا قرآن کی کس آیت میں اور کس حدیث میں اوسے

خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام فرمایا ہے ۔ اور جب نہیں فرمایا تو حرام کا فتویٰ دینے والا
کون تجھے یہ اختیار کس نے دیا کہ حلال و مباح کو حرام اور کفر کہہ ڈالے سنی بھائیوں نے اس
اصل کو بھلا دیا ہے اگر یاد رکھیں اور اس سے کام لیں تو وہابیوں دیوبندیوں کی بولتی بند ہو
جائے مسلمان بھائی خوب یاد رکھیں کہ جس کام اور چیز کو وہابی حرام بتائے تو اوس سے کہیں
تم حرام ہونے کا ثبوت دو دلیل پیش کرو ورنہ توبہ کرو ۔ قرآن و حدیث مین کہاں اس کو حرام بتایا
ہے اور جب قرآن و حدیث میں اس کو حرام نہیں کہا تو تم حرام کے فتوے کیوں لگاتے ہو ۔ اور
اگر وہابی دیوبندی اپنی جان بچانے کو اس سے بھاگے اور یہ کہے کہ اچھا تم بتاؤ کہ نیاز فاتحہ و گیارہوین
و رجب کے کونڈے شب برات کا حلوا عید کی سوئیاں وغیرہ کہاں سے جائز ہین ۔ تم جائز کا ثبوت
دو ۔ تو برادران اہلسنت صرف اتنا ہی جواب دین کہ نیاز فاتحہ و گیارہوین وغیرہ کے حلال و جائز ہونے
کی دلیل یہی ہے کہ کوئی وہابی دیوبندی قرآن و حدیث سے ان چیزوں مین سے کسی کو بھی حرام ثابت
نہیں کر سکتا والحمد للّٰہ رب العٰلمین اب چند احادیث مبارکہ ایصال ثواب کے متعلق سنئے

صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی دہلی مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی صفحہ ۵۵ پر ہے وا ما صورت

دیگر سوائے دعا پس فردی از آن کندن چاہ است کہ حضرت رسالت پناہ سعد بن معاذ را بعد التماس

ایشان کہ مادرم ناگاہ فوت شدہ یارائے نیافت و اگر می یافت حقیقی میکرد پس برائے دے
اگر چیزے بکنم نفع بوے خواہد رسید فرمودند کہ چاہ بکن و بگو این برائے مادر سعد است یعنی لیکن دوسری
صورتین میت کو فائدہ پہنچانے والی دعا کے علاوہ ہے ۔ اون مین سے ایک وہ حدیث ہے
کنواں کھودنے والی کہ حضور سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عرض پر ارشاد فرمایا کہ یا رسول اللہ میری والدہ اچانک انتقال کر گئیں
کچھ کہنے نہ پائین اور اگر وہ مہلت پاتیں تو کوئی وصیت کرتیں تو اگر مین ان کے لئے کچھ صدقہ خیرات
ایصال ثواب کرون تو اون کو فائدہ پہنچے گا ۔ ارشاد فرمایا ہاں کنواں کھدواؤ اور کہدو یہ کنواں
سعد کی ماں کا (اون کو ایصال ثواب کیلئے) ہے یعنی اس کنوین مین جو پانی اب ہے اور جو پانی
جتنک بھی خرچ ہوتا رہے گا اس سب کا ثواب حضرت سعد کی والدہ ماجدہ کو پہنچے ۔

ف اس حدیث شریف مین ایک بات سنی بھائیوں کو بہت محفوظ رکھنے کی ہے اور دیوبندیون کے
مونہو ہیں حجارۃ من سجیل دینے کی ہے اور وہ یہ کہ وہابی غیر مقلد وہابی دیوبندی کہا کرتے ہین
کہ اہل سنت وجماعت نے ایصال ثواب کا کیسا طریقہ نکالا ہے کہ کھانا پانی دکپڑا وغیرہ نیاز فاتحہ کے
موقعہ پر کسی مسکین کی ملکیت تو کرتے نہیں بلکہ سامنے رکھکر ایصال ثواب کرتے ہین مسلمانان
اہلسنت بغور دیکھیں کہ حضور محبوب خدا صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم کے حکم سے حضور کے مبارک
عہد معدلت عہد ظاہری مین کوآں کھدوایا گیا۔ اور پانی خرچ ہونے سے پہلے ہی حضور والا کے
ارشاد سے اوس کا ایصال ثواب ہوا اور یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز از قسم عبادات مالیہ کا ایصال
ثواب ہوا وہ سامنے ہے ورنہ ھذہٖ کلام سعد یہ اسم اشارہ صحیح نہیں ہوتا اور مشار الیہ جب عبادت مالی
ہے جو محسوسات ہے تو مشار الیہ محسوس موجود ہونا چاہیے اور یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ عبادت مالی بھی ثواب پہنچانا جائز اور یہ بھی معلوم ہوا
عبادت مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسی ایصال ثواب سے میت کو نفع فائدہ
پہنچتا ہے اور دہلوی کی تحریر سے ثابت ہوا فالحمد للہ رب العلمین اور یہ بھی کہ عبادت
مالی کا ثواب حضور رسول کریم صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کے ارشاد وحکم سے حضرت سعد
نے اپنی والدہ کو پہنچایا یا غیر مقلدو! نجدیو! دیوبندیو! بتاؤ بتاؤ اور جلد بتاؤ کیا عبادت مالی کا
میت کو ایصال ثواب کرنا حضور رحمۃ للعلمین خاتم النبین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم
کی سنت قولی ہے اور کیا مولوی اسمعیل دہلوی کی صراط مستقیم اس کو سنت قولی بتا رہی ہے عبارت
تو صاف ہے غور کر کے بتاؤ گھبراؤ نہیں اور کیا کنواں کھدوا کر اس کے پانی کا ایصال ثواب جائز ہے
اور مرغ یا بکرا وغیرہ بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کر کے پکا کر اس کا ایصال ثواب ناجائز ہے ولا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اس حدیث شریف کا مبارک متن بھی پڑھ لیجیے امام احمد اور
بخاری وغیرہ کے الفاظ یہ ہیں، عن سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ ان امی ماتت فای
الصدقۃ افضل قال الماء فحفر بئرا وقال ھذہٖ لام سعد اور بخاری نے حضرت عبد اللہ بن
عباس سے یہی روایت کی ان سعد بن عبادۃ توفیت امہ وھو غائب فاتی رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی ماتت وانا غائب فھل ینفعھا ان تصدقت

عنها قال نعم قال فانی اشہدک ان حائطی صدقة عنها اور بخاری و مسلم مین یہ الفاظ بھی ہین حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان امی افتلتت نفسها و لم توص و اظنها لو تکلمت تصدقت افلها اجر ان تصدقت عنها قال نعم اور طبرانی سے اوسط مین یہ الفاظ حضرت انس سے ہین ان سعد اتی النبی صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی توفیت و لم توص فهل ینفعها ان اتصدق عنها قال نعم و علیک بالماء اور طبرانی کی ہی دوسری روایت کے مبارک الفاظ یہ ہین عن سعد ابن عبادة قال قلت یا رسول اللہ توفیت امی و لم توص و لم تتصدق فهل ینفعها ان تصدقت عنها قال نعم و لو بکراع شاة محرق۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم اور یہی امام الوہابیہ مولوی اسمعیل دہلوی اسی صراط المستقیم مجتبائی صفحہ ۵۵ پر یون نغمہ زن ہے وخواندن سورۂ یٰسین است کہ بقید روز جمعہ در زیارت قبر والدین وارد شدہ یعنی اور سورہ یٰسین شریف کا پڑھنا ہے جمعہ کے دن اور ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنا حدیثوں مین وارد ہے یعنی سورہ یٰسین شریف پڑھکر کسی کو اس کا ثواب پہنچانا اور ماں باپ کی قبر کی زیارت کرنا اور وہاں کچھ پڑھکر اس کا ثواب بخشنا اور دعاے مغفرت کرنا یہ سب حدیث شریف سے ثابت ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت بدنی کا ثواب پہنچتا ہے و نیز یہ کہ حضور اقدس سید الرسل صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و صحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جیسا کہ امام الوہابیہ نے اقرار کیا ہے۔ دیوبندیو! غور کرکے بتاؤ کہیں یہ بھی سنت تقریری ہی تو نہیں ہے۔ فسبحان اللہ و بحمدہ لا لیکن اس عبارت دہلوی مین بقید روز جمعہ غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ ایصال ثواب کے لیے دن کا تعین و تقرر حدیث شریف مین موجود ہے اور مولوی اسمعیل دہلوی نے بھی اپنی کتاب مین اسکو بیان کر دیا ہے تو یہ دیوبندیون غیر مقلدوں دونوں پر حجت ہے فالحمد للہ رب العلمین اور طبرانی نے عقبة بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ وسلم نے فرمایا ہے ان الصدقة لتطفیٔ عن اهلها حر القبور یعنی عبادت مالی کا ایصال ثواب یقیناً قبر کے عذاب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے فسبحان اللہ و بحمدہ اور مولوی اسمعیل دہلوی نے صراط مستقیم مجتبائی صفحہ ۵۵ پر لکھا ہے و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا از طرف برادر خود یعنی عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ بعد وفاتش بردہا آزاد کردند و بر ہمین قیاس باید کرد

سائر عبادات را پس ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود و ثواب آں بروح کسے از گزشتگان برساند و طریق رسانید
آں دعائے بجناب الٰہی است پس این خود البتہ بہتر و مستحسن است و اگر آنکس کہ ثواب بروحش میرساند
اہل حقوق اوست بہ مقدار حق دے خوبی رسانیدن این ثواب زیادہ تر خواہد شد۔ پس در خوبی این امر
امور مرسومہ فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست یعنی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے اون کے
وصال کے بعد غلام آزاد کیے۔ اور اسی پر قیاس کرنا چاہیے تمام عبادتوں کا۔ پس ہر وہ عبادت کہ مسلمانوں
سے ادا ہو بدنی ہو یا مالی اس کا ثواب کسی گزرے ہوئے کو پہونچائیں۔ اور اس کے ثواب کے پہنچانے کا
طریقہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرنا ہے تو یہ خود یقیناً بہتر بہت اچھا اور مستحسن ہے اور اگر وہ شخص جسکی
روح کو ثواب پہنچاتا ہے وہ اس کے صاحبانِ حقوق سے ہے تو اوس کے حقوق احسان کے مطابق برا
یہ ثواب پہنچانا فاتحہ ایصال ثواب کرنا زیادہ بہتر و عمدہ ہوگا۔ تو اتنے کام کی خوبی و عمدگی اور بھلائی امو
فاتحہ تیجہ دسواں چہلم اور عرسوں اور نذر بارہوین شریف و گیارہوین اور نیاز بزرگان و اموات میں
کوئی شک و شبہ نہیں ہے ف اس عبارت سے معلوم ہوا کہ عبادت مالی و عبادت بدنی سب کا ثواب
میت کو پہنچانا جایز ہے۔ و نیز یہ کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ایسا کیا ہے اور یہ کہ یہ
ایصال ثواب سنت صحابہ ہے۔ اور یہ کہ ایصال ثواب کا طریقہ اللہ تعالیٰ کے حضور مین دعا کرنا ہے
اور دعا مین دونوں ہاتھ اُٹھانے بھی چاہییں اور پھیلانے بھی چاہییں دیکھو فقیر کا فتویٰ مسمی باسم تاریخی
اجمل فتوی العلما فی انہ یندب بعد صلاۃ الجنازۃ الدعا۔ اور یہ کہ یہ کام بہتر و عمدہ اور
اچھا ہے بفضلہ تعالیٰ و بعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم یہ حدیثیں فقیر
نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کی کتاب سے بلکہ انھیں کی عبارات کو پیش کیا تاکہ وہابیون دیوبندیون پر حجت ہو اور ان
ہیر پھیر کرنے اور مکرنے کا موقع نہ ہے کیونکہ مولوی اسمٰعیل کو طاغیت دیوبندیہ نے مسلّم و معتبر و مستند مانا ہے
دیکھیے فتاویٰ گنگوہیہ حصہ اول مطبوعہ ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی صفحہ ۱۱۵ اور فتاویٰ گنگوہیہ حصہ
مطبوعہ افضل المطابع مراد آباد صفحہ ۵۷ و ۵۹ پر مولوی رشید احمد گنگوہی خدا تعالیٰ کو بالفعل جھوٹا ماننے وا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو شیطان ملعون سے کم علم والا لکھنے والے اور

اس زمانہ میں اپنی اتباع پر ہدایت ونجات موقوف بتانے والے نے لکھا ہے۔ سنیئے الجواب مولوی
محمد اسمٰعیل صاحب عالم متقی بدعت کے اکھاڑنے والے اور سنت کے جاری کرنے والے اور قرآن وحدیث
پر پورا پورا عمل کرنے اور خلق کو ہدایت کرنے والے تھے اور تمام عمر اسی حال میں رہے آگے لکھا ہے۔ وہ
قطعی جنتی ہے اور مخلص ولی ہے۔ ایسے شخص کو مردود کہنے والا بالضرور سخت فاسق ہے تمام آئمہ اور ابوحنیفہ
کے نزدیک قریب کفر کے ہے۔ پھر کہا مولوی اسمٰعیل دہلی شہید مہبط رحمت حق تعالے کے ہیں۔ ایسے معتبر و
مستند کی تین عبارتیں فقیر نے نقل کی ہیں۔ دیوبندی صاحبو! یہ تینوں تمہارے آگے ہیں ان تینوں کو غور
دیکھو اور بار بار پڑھو اور دیکھو کہ نذر ونیاز، گیارہویں وچھٹی رجب کی بائیسویں وشعبان کی چودہ ومحرم
دسترہویں وغیرہ اور عرس وفاتحہ وسوم وچہلم وبرسی وغیرہ سب کو امام الوہابیہ نے جائز بتایا یا نہیں نہ
صرف جائز بلکہ وہ تو سنت قولی اور سنت صحابہ بتا رہا ہے کیا پھر بھی تم لوگ حرام کے فتوے دے کر
حرام کار ہوگے۔ مسلمانان اہلسنت اور حدیث سنیں اور شرح الصدور میں ہے وعن ابی جعفر ان الحسن
والحسین رضی اللہ تعالے عنہما کانا یعتقان عن علی رضی اللہ تعالی عنہ بعد موتہ۔ یعنی یقیناً
حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالی عنہما حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے (ایصال
ثواب کے لیے) ان کے وصال کے بعد غلام آزاد کیا کرتے تھے فسبحان اللہ وبحمدہ۔ وعن
انس رضی اللہ تعالی عنہ قال یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم انا نتصدق
عن موتانا ونحج عنہم وندعو لہم فہل یصل ذلک لہم قال نعم انہ
لیصل الیہم وانہم لیفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق اذا اھدی الیہ
رواہ ابو حفص العکبری یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے عرض کی
یا رسول اللہ کیا ہم اپنے گزرے ہوئے لوگوں کی طرف سے صدقہ خیرات کرتے ہیں اور ان کی طرف سے حج
کرتے ہیں اور قرآن عظیم وغیرہ پڑھکر ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ تو کیا اس کا ثواب ان کو پہنچتا
ہے یہ عرض سنکر حضور سرکار سرکار دو عالم صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں یقیناً انھیں
پہنچتا ہے اور بیشک اس کے پہنچنے سے ان کو فرحت ومسرت وخوشی حاصل ہوتی ہے جس طرح تم میں سے
کسی کو طبق تھال تحفہ ہدیہ میں ملنے سے فرحت وخوشی ہوتی ہے۔ شامی جلد ثانی۔ اس حدیث
شریف سے بھی صاف معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں بھی عبادات بدنیہ ومالیہ

کے ایصال ثواب کا رواج ومعمول تھا وہ کرتے تھے اور سوال اسلیے کیا کہ پہنچتا ہے یا نہیں اور حضور عالم
غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا ارشاد دیا کہ سنکر اطمینان کامل بھی حاصل ہو۔ اور بعد والے
غلاموں کے لیے وہ سند ہو کر منکر کے آگے پیش کر کے اسکی دہن دوزی کریں تو ارشاد عالی ہوا ہاں پہنچتا
ہے اور میت کو خوشی بھی ہوتی ہے۔ اور میت کو خوشی کا اظہار حضور والا نے مثال بیان فرما کر ارشاد کیا
کہ میت کی فرحت ومسرت کو جان کر ہر امتی مرد وعورت صغیر وکبیر رئیس وفقیر غریب وامیر اپنے گزرے
ہوئے مسلمانوں کے لیے صدقہ خیرات ایصال ثواب کرتے رہیں فالحمد للہ رب العلمین اور حدیث
شریف سنیے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سیدنا محبوب
خدا شافع روز جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے جس گھر والوں میں سے
کوئی مرجاتا ہے اور وہ لوگ اوس کے بعد اس کے لیے کچھ صدقہ فاتحہ ایصال ثواب کرتے ہیں تو حضرت
جبریل (علیہ السلام) اوسے طبق میں لے جاتے اور اس میت کو ہدیہ دیتے ہیں۔ اور اس کی قبر کے کنارے
کھڑے ہو کر فرماتے ہیں یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَیْكَ اَهْلُكَ فَا
فَیَدْخُلُ عَلَیْهِ فَیَفْرَحُ بِهَا وَیَسْتَبْشِرُ وَیَحْزَنُ جِیْرَانُهُ الَّذِیْ لَا یُهْدٰی اِلَیْهِمْ شَیْءٌ
تو اے گہری قبر والے یہ ہدیہ تیرے گھر والوں (رشتہ داروں) نے بھیجا ہے اس کو تو قبول کر پھر حضرت
جبرئیل علیہ السلام اوس کے پاس قبر میں جاتے ہیں تو وہ قبر والا اوس ہدیہ سے خوش ہوتا ہے اور فرحت
ومسرت کا اظہار کرتا ہے اور اس کے پڑوسی قبر والے جن کچھ ہدیہ صدقہ نہیں پہنچایا جاتا وہ غمگین رنجیدہ
ہوتے ہیں رواہ الطبرانی فی الاوسط مختصرا اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا کہ میت کو
صدقہ وخیرات دعا فاتحہ کا ثواب پہنچتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کو اوس سے فرحت ومسرت
وخوشی ہوتی ہے اور اس کا وہ اظہار بھی کرتا ہے اور جب ایصال ثواب نہیں ہوتا اوسے غم ہوتا ہے
اے مسلمان بھائی غور کریں کہ ثواب کا پہنچانا اور پہنچنا حدیثوں میں موجود ہے اور اس سے میت کو
مسرور ہونا بھی حدیثوں سے ثابت ہے اور جس کو کچھ ایصال ثواب نہیں ہوتا اوس کے رنجیدہ وغمگین
ہونا بھی مصرح ہے اب وہ صدقہ فاتحہ ایصال ثواب تیسرے چوتھے دوسرے دسویں بیسویں تیسویں
چالیسویں دن یا ساہی ششماہی برسی کسی روز کرے وہ ایصال ثواب ہے اور حدیثوں سے

سے ثابت ہے اور ون کے تعین و تقرر کو حدیثوں سے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے بیان کر دیا تو تیجہ
دسواں بیسواں چھٹیہ چالیسواں سب کام جائز و فائدہ مند ہیں اور کوئی وہابی دیوبندی ان میں سے
کسی کام کو حرام نہیں کہہ سکتا والحمد للہ رب العٰلمین اور مرغ یا بکرا وغیرہ ذبح کرکے پکانا اور نیاز فاتحہ
کرنا بھی اسی میں داخل و جائز ہے اور ثبوت کس کو کہتے ہیں ہاں ہٹ دھرمی ضد و عناد کا ہمارے
پاس علاج نہیں ان پانچوں احادیث مبارکہ نے صاف صاف بتایا کہ عبادت مالی و عبادت بدنی سب
کا ثواب پہنچتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عبادت مالی و عبادت بدنی سب کا ثواب گزرے
ہوؤں کو بخشا اور حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کے ارشاد سے بخشا اور بخشنے
کی اجازت مانگی اور اجازت ملی جیسا کہ احادیث شریفہ میں مذکور ہے اور امام الوہابیہ نے بھی اقرار کیا جس
کو ہم نے دیوبندیوں کے آگے ذکر کر دیا۔ اب دیوبندیوں کے طاغوت اکبر مولوی رشید احمد گنگوہی کی سنیے

براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ صفحہ ۲۹ پر ہے۔ پس یہ حاصل ہوا کہ جس کے جواز کی دلیل

قرون ثلثہ میں ہو خواہ وہ جزئیہ بوجود خارجی ان قرون میں ہوا یا نہوا اور اوسکی جنس کا وجود خارج میں ہوا
ہو یا نہ ہوا ہو وہ سب سنت ہے۔ سبحان اللہ ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری
دیوبندیو جلدی بولو ہوش و حواس درست ہیں۔ یہ گنگوہی جی نے کیا کہا۔ حدیثوں میں آیا ہے اور امام الوہابیہ

نے اوسے قبول کیا۔ اور گنگوہی صاحب نے لکھا کہ جس کے جواز کی دلیل قرون ثلثہ میں ہو وہ سب سنت ہے
یعنی گنگوہی جی کہتے ہیں کہ جس کام کے جواز کی دلیل زمانہ نبوی و زمانہ خلفائے راشدین صحابہ کرام و زمانہ
تابعین ان تینوں زمانوں میں سے کسی زمانہ میں ہو تو وہ کام سنت ہے۔ اب میلاد شریف نذر و نیاز گیارہویں
شریف عرس چھٹی شریف ترہویں بائیسویں شریف چودہ شعبان دعا شوراء اور فاتحہ تیجہ دسواں بیسواں
برسی وغیرہ سب بحمدہ تعالیٰ جائز ہوئے۔ بلکہ گنگوہی جی کی عبارت سے تو ہر کام سنت ہوا کہ ان میں سے
ہر ایک کے جواز کی دلیل خاص قرن نبوی جو سب قرنوں میں اعلیٰ و افضل و اکمل ہے اس میں موجود ہے
اور یہ سب ایصال ثواب کے افراد ہیں جس کے جواز کا بیان خود دہلوی نے کس شان سے کیا والحمد
للہ رب العٰلمین۔ ہاں ہاں سامنے کے سارے دیوبندیوں جیسی پوٹن پڑھوں پرانوں سیانوں
سب کو اعلان عام و اعلام تام ہے کہ وہ صرف گنگوہی و دہلوی کی عبارات کو صحیح و درست مان کر نذر و نیاز

میلاد و شریف عرس گیارہویں وغیرہ و فاتحہ تیجہ وغیرہ وغیرہ کسی کو حرام ثابت کر دیں۔ یعنی ہمارے

وہ بیچے ولال اپنے مقام پر ہیں صرف گنگوہی کی اس عبارت کو صحیح و درست مانکر ہی سارے
دیوبندی کسی چیز کو ہرگز ہرگز حرام نہیں بتا سکتے اسی کو کہتے ہیں حق وہ ہے جو سر چڑھ کے بولے یہ بھی سن لیجیے
کہ گنگوہی صاحب کا رتبہ دیوبندی دھرم میں کیا ہے۔ تو گنگوہی کی پیروی کرنا دیوبندی دھرم میں فرض ہے
جس کے بغیر کسی کو ہدایت و نجات نہیں مل سکتی ملاحظہ ہو تذکرۃ الرشید صفحہ دوم صفحہ ۱۷ پر ہے گنگوہی نے
بارہا یہ الفاظ بحیثیت تبلیغ کہے اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر یعنی جو گنگوہی
کا پیرو نہیں وہ جہنمی ہے نجات اور بخشش اوسی کی ہے جو گنگوہی کا تبع ہے والعیاذ باللہ تعالی۔
مسلمان غور کریں کہ کس کس طرح دیوبندی نبوت کے دعوے کرتے ہیں اعوذ باللہ من ذلک
کیا کسی دیوبندی وہابی میں دم ہے کہ گنگوہی کو حکم شرعی سے بچائے اور گنگوہی کی براہین صفحہ ۲۷ والی
عبارت کو مان کر نذر و نیاز فاتحہ میں سے کسی چیز کو حرام بتائے ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں والحمد
للہ رب العالمین۔ دیوبندیو! ہمیں ایک بات بتاؤ کہ دہلوی نے تقویۃ الایمان مطبوعہ فخر المطابع
لکھنؤ صفحہ ۷ پر لکھا ہے یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا سفارشی سمجھنا یہی ان کا
کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور
وہ شرک میں برابر ہے۔ اس عبارت میں نذر و نیاز کرنا شرک اور نذر و نیاز کرنے والوں کو مشرک
جہنمی کہا ہے اور صراط مستقیم صفحہ ۵۵ پر نذر و نیاز فاتحہ اموات و تعین یوم کو بلاشک و شبہ جائز و عمدہ
لکھا ہے۔ دہلوی کی پھر دیکھ لو یہی عبارت ہے پس در خوبی ایں قدر امر از امور مرسومہ فاتحہا و اعراس
و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست بتاؤ تقویۃ الایمان کے فتوے سے نذر و نیاز کو جائز عمدہ بتا کر دہلوی خود
اپنے ہی فتوی سے مشرک مشرک گر ہوا یا نہیں اور چونکہ اسلام کا دعویدار ہی لہذا مشرک مرتد ہوا یا نہیں اور دہلوی کو مسلمان اور قطعی جنتی مان کر
گنگوہی اور گنگوہی کے سارے پیرو مشرک و مشرک گر مشرک مرتد ہوئے یا نہیں کیا دیوبندیوں میں الیسی ہی جھوٹے کذاب بے ایمان مکار کو قطعی جنتی مانا جاتا ہے معاذ اللہ
ثم معاذ اللہ یہ بھی دیکھ لیجیے کہ دیوبندی دھرم میں تقویۃ الایمان کیسی کتاب ہے ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ حصہ اول
صفحہ ۱۵ پر ہے۔ کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔
استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ و احادیث سے ہیں اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے
مسلمانو! دیکھو قرآن سے بھی اس کتاب کا مرتبہ بڑھا دیا کیونکہ قرآن عظیم کو اللہ تعالی کا کلام ماننا عین اسلام ہے

اور جو نہ ملنے وہ کافر مرتد ہے اور کتاب تقویۃ الایمان کو پاس رکھنا عین اسلام ہے اس کو پڑھتے رہنا عین اسلام ہے۔ اوس پر عمل کرنا عین اسلام ہے تو جو شخص تقویۃ الایمان کو پاس نہ رکھے وہ بے ایمان ہے جو شخص اوسے نہ پڑھے وہ بے ایمان ہے۔ پڑھ رہا تھا کھانے پینے بات کرنے اور حاجت انسانی کے لیے پڑھنا بند کیا اور بیدین بے ایمان ہوگیا۔ اور جو اوس پر عمل نہ کرے وہ بیدین بے ایمان ہے مسلمانو! یہ ہے دیوبندی دھرم کہ قرآن مجید سے تقویۃ الایمان کو بڑھا دیا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تو گنگوہی کے نزدیک دہلوی اپنی صراط مستقیم میں نذر دینا نہ دعرس کو عمدہ اور بے شک وشبہ جائز بتاکر مشرک مرتد ہوا اور گنگوہی خود اپنے فتوے سے کافر مرتد۔ دیوبندیو! یہ کیا گورکھدھندا ہے اسے حل کرو ورنہ توبہ کرکے سچے دل سے مسلمان ہو۔ مسلمان بھائی ایک حدیث شریف اور سنیں۔ حدیث ششم عن ثابت بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نذر رجل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ان ینحر ابلاً ببوانۃ فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ھل کان فیھا وثن من اوثان الجاھلیۃ یعبد قالوا لا قال فھل کان فیھا عید من اعیادھم قالوا لا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحبہ وسلم اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فی ما لا یملک ابن آدم ط یعنی ایک شخص نے عہد نبوت مین یہ نذر مانی کہ مقام بوانہ مین اونٹ ذبح کرے گا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے دربار مین حاضر ہوکر اپنا واقعہ عرض کیا تو حضور سرور کونین نے ارشاد کیا۔ کیا وہاں زمانہ جاہلیت کا کوئی بت ہے جسکی پوجا ہوتی ہے۔ لوگون نے عرض کی نہیں تو ارشاد فرمایا کہ وہاں مشرکوں کی کوئی عید میلہ ہوتا ہے لوگون نے عرض کی نہیں۔ تو حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ اپنی نذر کو پورا کرو کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مین تو یقیناً نذر کا ایفا نہیں ہے اور جس چیز کا آدمی مالک نہ ہو اس مین بھی ایفاء نذر نہیں ہے رواہ ابوداؤد عنہ ف اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ شریعت مطہرہ کی حدود مین رہتے ہوئے اگر نذر مانی تو اسے ادا بھی کرے جیسا کہ دہلوی بھی قبول کرچکا اور اگر خلاف شرع نذر مانی تو وہ نذر پوری نہ کرے اب دہلوی کے مسلم بزرگ اور معتبر ومستند مقتدا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی سے سنیئے ملاحظہ ہو فتاوی عزیزیہ مطبوعہ مطبع مجتبائی صفحہ ۱۰۲ پر ہے۔ حقیقت این نذر

آنست کہ اہدائے ثواب طعام و انفاق و بذل مال بروح میت کہ امریست مسنون و از روے

احادیث صحیحہ ثابت است مثل ما ورد فی الصحیحین من حال ام سعد وغیرہ این نذر مستلزم

میشود پس حاصل این نذر آنست کہ آن نسبت مثلاً اہداء ثواب ہذا الفلس الی روح فلان

ذکر ولی برائے تعیین عمل منذور ست و برائے مصرف و مصرف ایشان متوسلان آن ولی می باشند از

اقارب و خدمہ و ہم طریقان و امثال ذالک۔ وہمین است مقصود نذر کنندگان بلاشبہ و حکمہ انہ صحیح

یجب الوفاء لہ لانہ قربۃ معتبرۃ فی الشرع ۔یعنی نذر کی حقیقت یہ ہے کہ کھانے اور کپڑے

وغیرہ اور مال خرچ کرنے کا ثواب میت کی روح کو پہنچایا جائے اور یہ کام سنت ہے اور صحیح حدیثوں

سے ثابت ہے جیسا کہ بخاری شریف و مسلم شریف مین حضرت ام سعد وغیرہ کا بیان حدیثوں میں آیا ہے (جس کا

مختصر بیان فقیر نے صراط مستقیم سے کردیا) تو حاصل اس نذر کا کھانے وغیرہ کی ایک معین مقدار کا ثواب

کسی بزرگ کی روح کو پہنچانا ہے اور ولی کا نام اس کا ذکر عمل منذور کی تعین کیلیے ہے نہ مصرف کیلیے اور مصرف

ان نذر کرنیوالون کے نزدیک اس ولی کے اقربا اور خدام اور مریدین اور متوسلین ہین ۔ اور بلاشک و شبہ

یہی مقصود ہے نذر کرنے والوں کا ۔ اور اس نذر کا حکم یہ ہے کہ یہ نذر صحیح ہے اس کی وفا اور اسے پورا

کرنا واجب ہے کیونکہ وہ شریعت مطہرہ مین قربت معتبرہ ہے سبحان اللہ وبحمدہٖ ۔ اور یہی جناب

فضیلت مآب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی فتاوی عزیزیہ مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۹۵ میں فرماتے

ہین ۔ اگر گفتہ شود یا الٰہی نذر کردم برائے تو اگر شفا دہی مریض را یا مانند آن طعام بخواہم داد فقرائے را کہ

بر دروازہ سید نفیس اند یا مانند آن باخبر خواہم کرد لودیا ہائے مسجد یا روغن زیت برائے روشنی آن مسجد

یا دراہم خواہم داد برائے کسے کے شعائر مسجد میکند از قسمیکہ دران نفع فقراء باشد و نذر برائے خدا

است و ذکر نمودن شیخ جز این نیست کہ محل صرف نذر ست و برائے مستحقان نذر جائز است ۔ خلاصہ ترجمہ

یہ ہے کہ اگر کہا جائے کہ یا اللہ مین نے تیری نذر کی اگر تو اس مریض کو تندرست کردے یا اوسکی مثل کوئی لفظ

تو میں ان فقیرون کو کھانا کھلاؤن گا جو سید نفیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانے پر رہتے ہین ۔ تو یہ نذر خدا

کے لیے ہے اور بزرگ کا نام صرف اسلیے ہے کہ وہ حق داروں پر خرچ کرنے کا محل ہے ۔ یہ نذر جائز ہے

دیوبندیو! دیکھو نذر و نیاز جائز ہونے کا کیا دھوم دھامی فتویٰ شاہ صاحب دے رہے ہیں فللّٰہ الحمد

یہی جناب شاہ عبدالعزیز صاحب فتاوی عزیزیہ مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۷۵ پر لکھتے ہیں طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت امامین رضی اللہ تعالی عنہما نمایند بر آں فاتحہ و قل و درود خواندن تبرک می شود خوردن بسیار خوب است یعنی وہ کھانا جو حضرات امامین حسنین کریمین رضی اللہ تعالی عنہما کی نیاز کیلیے کرتے ہیں اس پر سورۂ فاتحہ اور قل شریف اور درود شریف کا پڑھنا جائز ہے وہ تبرک ہو جاتا ہے اوس کا کھانا بہت خوب و عمدہ اچھا ہے سبحان اللہ و بحمدہ۔ دیوبندیو! سنتے جاؤ اور توبہ کرتے جاؤ۔ اور یہی جناب معلی القاب شاہ عبدالعزیز صاحب فتاوی عزیزیہ مجتبائی صفحہ ۴۱ پر لکھتے ہیں۔ اگر مالیدہ و شیر برائے فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخورند جائز است مضائقہ نیست۔ یعنی اگر ملیدہ اور دودھ کسی بزرگ کی فاتحہ کے ارادے سے پکائے اونکی روح کو ثواب پہنچانے کے قصد سے تو اوس کا کھانا جائز ہے کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اور یہی شاہ صاحب اسی فتاوی عزیزیہ صفحہ ۴۱ پر فرماتے ہیں۔ اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیا را ہم خوردن ازاں جائز است یعنی اگر کسی کھانے پر کسی بزرگ کے نام کی فاتحہ دی گئی تو وہ کھانا مالداروں کو کھانا بھی جائز ہے۔ دیوبندیو! سب یاد کرتے جاؤ کہ نیاز فاتحہ بزرگان کی چیز متبرک ہوتی ہے اور نیاز کی چیز مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے اور یہی والا جناب شاہ صاحب فتاوی عزیزیہ مجتبائی صفحہ ۱۱۱ پر لکھتے ہیں

بعد از ان ختم قرآن مجید و پنج آیت خواندہ بر ما حضر فاتحہ نمودہ می آید۔ یعنی میرے یہاں بیان میلاد شریف کے بعد قرآن عظیم کا ختم ہوتا ہے پھر پنج آیت پڑھکر جو کچھ کھانا شیرینی موجود ہو اوس پر فاتحہ نیاز دی جاتی ہے۔ یہ شاہ صاحب اپنا عمل بتا رہے ہیں کہ میرے یہاں جو نذر و نیاز ۱۲ ربیع الاول شریف عید میلاد النبی اور ۱۰ محرم الحرام روز عاشوراء کو ہوتی ہے وہ اس طرح ہوتی ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ کھانا پنج آیت پڑھتے وقت سامنے ہوتا ہے۔ سبحان اللہ۔ دیوبندیو! کس کس چیز کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو ایک اور سن لو مگر ہوش و حواس درست رکھنا۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں۔ حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیراں و مرشداں می پرستند و امور تکوینیہ را وابستہ بایشاں می دانند

فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردید و چنانچہ باجمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است۔ سارے کے سارے دیوبندی و اسمٰعیلی اس عبارت کو حفظ کر کے اس کا وظیفہ کیا کریں۔ سنو کیا سنیت افروز اور وہابیت سوز ارشاد ہے یعنی حضرات شیر خدا مشکلکشا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی اولاد پاک کو تمام امتی پیروں اور مرشدوں کی طرح جانتے مانتے ہیں۔ اور امور تکوینیہ کو انھیں کی ذات سے وابستہ جانتے ہیں اور فاتحہ اور درود اور صدقے اور نذر و نیاز اون کے ناموں پر امت مین رائج و معمول ہے اور اسی طرح تمام ولیوں کے ساتھ مسلمانوں کو نیاز مندی ہے فالحمد للہ رب العٰلمین اس عبارت کے دو جملوں کا دیوبندیوں کو صاف صاف بلا پھیر پھار جلد از جلد بتانا چاہیے۔

اول حضرت امیر و ذریہ طاہرہ اورا تمام امت برمثال پیراں و مرشداں می پرستند۔ اور دوم و امور تکوینیہ را وابستہ بایشاں می دانند حضرت شاہ صاحب کو مسلمان اور مسلمانوں کا مقتدا مانتے ہوئے ان دونوں جملوں کا ترجمہ تو کرو جس سے شاہصاحب پر تقویۃ الایمان کا کفر و شرک والا فتوی نہ لگے۔ کیا کسی دیوبندی اسماعیلی مین ہمت ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں اور جب تقویۃ الایمان کے کفر و شرک سے شاہصاحب کو نہیں بچا سکتے تو تقویۃ الایمان کو چھوڑو اور گنگوہی و نانوتوی و انبیٹھی و تھانوی سے موں٘ھ موڑو اور صدق دل سے توبہ کرو مسلمان بنو ورنہ حلال کو حرام بتا کر مسلمانوں کو مشرک بتا کر اور خدا و رسول خدا جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی توہین و تنقیص کر کے جہنم میں جانے کی طیاری کرو۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مگر اس عبارت سے خوب واضح و روشن ہو گیا کہ نذر و نیاز و فاتحہ و عرس وغیرہ سب جائز ہے۔ اور شاہصاحب کا یہی عقیدہ ہے اور فتاوی عزیزیہ کے صفحہ ۱۱۱ والی عبارت سے تو آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا کہ حضرت شاہصاحب کا عمل بھی یہی نذر و نیاز و فاتحہ دلانے کا تھا۔ اور یہ کہ نیاز فاتحہ مین الحمد و قل و درود بھی پڑھتے تھے۔ اور یہ کہ کھانا سامنے رکھواتے تھے کہ لفظ ہے برما حضر والحمد للہ رب العٰلمین پیارے سنی مسلمان بھائیو! حضرت شاہصاحب کی ان عبارتوں سے نذر و نیاز میلاد شریف و گیارھویں

دسترھویں وچھٹی ورجب کی بائیسویں وشب برات ومحرم وغیرہ میں نذر و نیاز وفاتحہ وعرس
سب بفضلہ تعالیٰ جائز ثابت ہوا۔ اب یہ بھی معلوم کیجیے کہ شاہ صاحب کو مولوی اسمٰعیل دہلوی
نے کیا لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو دہلوی کی صراط مستقیم مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۶۴ پر ہے۔ جناب
ہدایت مآب قدوہ ارباب صدق وصفا زبدۂ اصحاب فنا وبقا سید العلماء سند الاولیاء حجۃ اللہ
علی العلمین وارث الانبیاء والمرسلین مرجع کل ذلیل وعزیز مولٰنا ومرشدنا الشیخ عبد العزیز
متع اللہ المسلمین بطول بقائہ داعزنا وسائر المسلمین بمجدہ وعلائہ۔ دہلوی کے ان مسلم الثبوت
پیشوا ومقتدا نے ان چیزوں کے جائز ہونے کے کیسے کیسے کھلم کھلا فتوے دیے۔ اب دہلوی
یا دہلوی کا کون پیرو ہے جو ان میں سے کسی کام کو حرام بتا سکے والحمد للہ رب العلمین اور
یہی بزرگوار شاہ عبد العزیز صاحب اپنے رسالہ ذبیحہ مطبوعہ مجموعہ زبدۃ النصائح میں فرماتے
ہیں۔ عرس بزرگان خود آں این طعن مبنی ست بر جہل باحوال مطعون علیہ زیراکہ غیر از فرائض
شرعیۂ مقررہ راہیچکس فرض نمیداند آرے زیارت وتبرک بقبور صالحین وامداد ایشاں
باہدائے ثواب وتلاوت قرآن ودعائے خیر وتقسیم طعام وشیرینی امر مستحسن وخوب ست
باجماع علماء وتعیین روز عرس برائے آنست کہ آں روز مذکر انتقال ایشان میباشد
از دار العمل بدار الثواب والا ہر روز کہ این عمل واقع شود موجب فلاح ونجات ست
وخلف را لازم ست کہ سلف خود را باین نوع بر واحسان نماید یعنی اپنے بزرگوں کے
عرس پر اعتراض کرنا یہ طعن جن پر کیا جاتا ہے اون کے حالات سے لاعلمی کی بنا پر ہے
کیونکہ شریعت مطہرہ کے مقرر فرمائے ہوئے فرائض کے علاوہ کوئی شخص کسی چیز کو فرض نہیں جانتا
لیکن نیکوں کی قبروں کی زیارت اور ان سے برکت حاصل کرنا اور صدقہ خیرات کرنا
اور قرآن عظیم پڑھکر ثواب ہدیہ پیش کر کے اونکی مدد کرنا اور دعائے خیر کرنا اور کھانا و
شیرینی تقسیم کرنا اچھا کام ہے اور علماء کا اس پر اجماع ہے کہ یہ کام عمدہ ہے اور عرس کے
دن کا مقرر کرنا اس لیے ہے کہ وہ دن یاد دلانے والا ہے اون کے انتقال کو کہ اوس دن وہ
دار العمل سے دار الثواب والجزاء کو تشریف لے گئے ورنہ جس دن بھی یہ کام ہو گا وہ موجب

فلاح ونجات ہے اور پچھلوں کو لازم ہے کہ اپنے پہلوں بزرگوں کو پر احسان صدقہ ایصال ثواب
ودعائے خیر سے یاد رکھیں۔ اس عبارت سے چند مسئلے معلوم ہوئے یہ کہ نذر ونیاز گیارہویں وغیرہ
وفاتحہ وعرس جائز ہے اور تلاوت قرآن وکھانے کا ثواب پہنچانا جائز ہے۔ اور کھانا وشیرینی
بانٹنا بھی جائز ہے اور دن مقرر کرنا بھی جائز ہے اور دن مقرر کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ وہ دن
یاد دلاتا ہے اور زندوں کو لازم ہے کہ اپنے گزرے ہوؤں کی نیاز فاتحہ کرتے رہیں سبحان اللہ
اور آخری جملہ کا ترجمہ دیوبندیوں کو کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ دخلفت را لازم ست کیا کوئی وہابی دیوبندی
اس لازم کا ترجمہ کر سکتا ہے ہرگز نہیں اب ان شاہ صاحب کے والد جناب شاہ ولی اللہ صاحب
دہلوی کی سنیئے اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھتے ہیں بقدرے شیرینی فاتحہ بنام

خواجگان چشت عموماً بخوانند وحاجت از خدا تعالیٰ سوال نمایند ہمیں طور ہر روز می خوانده باشند

یعنی تھوڑی شیرینی پر حضرت خواجگان چشت اہل بہشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نام پر فاتحہ
پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کا توسل کرتے ہوئے اپنی حاجت کا سوال کریں اور اسی طرح ہر روز
پڑھتے رہیں فالحمد للہ دیکھئے شیرینی بھی ہے فاتحہ بھی ہے اور ہر روز کرتے رہنے کی تاکید
بھی ہے اب شیرینی جو فاتحہ کے وقت رکھی جائے گی تو آگے یا پیچھے اور ہر روز می خوانده باشند تو
لازم بتاتا ہے اور ساتھ ہی شیرینی وفاتحہ بھی ہے۔ وہابیو دیوبندیو! خوب یاد رکھو اور سنو۔ یہی
جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ہمعات میں فرماتے ہیں ازیں جاست حفظ اعراس

مشائخ ومواظبت زیارت قبور ایشاں والتزام فاتحہ خواندن وصدقہ دادن برائے ایشاں یعنی
اسی جگہ سے ہے بزرگوں اور اولیائے کرام کے عرسوں کی حفاظت کرنا اور ان کی قبروں کی زیارت
پابندی کرنا اور ان کے لیے صدقہ دینا اور فاتحہ پڑھنے کو لازم جاننا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ
سنی مسلمانو! دیکھو شاہ صاحب نے عرسوں اور زیارت قبور اور فاتحہ پڑھنے اور ایصال ثواب
کرنے کو لازم اور ضروری بتا دیا۔ اور جواز کا ثبوت کیا چاہیئے اور اسی صدقہ وفاتحہ میں وہ مرغ
بھی داخل ہے جو ذبح کر کے پکا کر فاتحہ کیا جائے۔ کیا کوئی وہابی دیوبندی حفظ اعراس ومواظبت
وزیارت قبور ایشاں والتزام فاتحہ ان لفظوں کا صحیح مطلب بتا سکتا ہے اور شاہ صاحب بلکہ

دو شاہ صاحبان کو تقویۃ الایمان کے کفر و شرک کے فتوے سے بچا سکتا ہے ولاحول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم اور یہی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی اپنے فتوے مندرجہ زبدۃ النصائح
میں فرماتے ہیں۔ واگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیا را ہم خوردن وراں جائز ست یعنی
یعنی اگر کسی کھانے یا شیرینی پر کسی بزرگ کی فاتحہ دی گئی تو دولت مندوں کو بھی اس میں سے
کھانا جائز درست ہے۔ دیکھیے پہلے فاتحہ ہوئی نیاز دی گئی تب کھانا تبرک ہوا فاللہ الحمد حضور پرنور
مرشد برحق امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اعظم دین و ملت تاج الفحول الکاملین
شیخ الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات اللہ رب العالمین حجۃ اللہ فی الارضین فاضل ابن الفاضل
ابن الفاضل مولانا الحاج مولوی حافظ قاری مفتی شاہ عبد المصطفیٰ محمد احمد رضا خاں صاحب
قادری آل رسولی بریلوی رضی الرحمٰن عنہ وارضاہ عنا اپنے مبارک فتوے میں فرماتے
ہیں۔ تقریر ذبیحہ مطبوعہ زبدۃ النصائح میں امام الطائفۃ النجدیہ مولوی اسمعیل دہلوی نے لکھا ہے
اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلاں حاجت من برآید ایں قدر نیاز حضرت سید احمد کبیر بکنم وایں قدر طعام نیاز
ایشاں مردم را بخورانم اگرچہ دریں نذر گفتگو ست لیکن طعام حلال ست و ہم چنیں ست حکم گوشت مثلاً اگر شخصے
گوید کہ دو من گوشت نذر سید احمد کبیر بعد برآمدن حاجت خود خواہم خورانید گوشت حلال ست و اگر بگوید
گوشت گاؤ خواہم خورانید نیز درست ست و اگر ہمیں قصد گاؤ را نذر کند نیز روا ست چرا کہ مقصود ش
گوشت ست وہم چنیں اگر گاؤ زندہ بنام سید احمد کبیر کسے را بدہد بطور ملک نقد میدہد روا ست و گوشت آں
حلال است یعنی اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ اگر میری فلاں حاجت پوری ہوگئی تو حضرت سید احمد کبیر رفاعی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اتنی نیاز کروں گا۔ یا اُن کی نیاز کا کھانا اتنے آدمیوں کو کھلاؤں گا اگرچہ اس نذر
میں گفتگو ہے (اور اس چون و چرا کو شاہ عبد العزیز صاحب نے صاف کردیا) لیکن وہ کھانا شیرینی حلال ہی
اور اسی طرح گوشت کا حکم ہے جیسے اگر کوئی شخص کہے کہ دو من گوشت اپنی مراد پوری ہونے کے بعد
نذر سید احمد کبیر لوگوں کو کھلاؤں گا تو گوشت حلال ہے اور اگر یوں کہے کہ گوشت گائے کھلانا چاہتا
ہوں تو یہ بھی درست ہے اور اگر اسی نذر کے ارادے سے گائے کو ہی نذر کردے تو وہ بھی جائز ہے
کیونکہ اس کا مقصود گوشت ہے اور ایسے ہی اگر زندہ گائے حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام پر نذر کی اور وہی کسی کو دیدے جسطرح کہ نقد دیتے ہیں تو وہ بھی جائز ہے اور گوشت
اوسکا حلال ہے مسلمان بھائیو! غور سے پڑھو اور اوس کہنے والے وریدہ دہن سے پوچھو کہ وہ کہاں
سے حرام کہتا ہے۔ کیا سوال والا مرغ ابھی حلال نہیں ہوا اور اسی تقریر ذبیحہ مین مولوی اسمٰعیل دہلوی
مصنف تقویۃ الایمان نے لکھا ہے۔ اگر ہمیں طور نذر برائے گزشتگان قدس اللہ اسرارہم کنند راست
این قدر فرق است کہ بسبب انتقال از عالم دنیا بعالم برزخ منتفع بنقد جنس و طعام نمی توانند شد
بلکہ ثواب صرف آن اللہ تعالیٰ بارواح مطہرہ ایشان می رسانند پس احوال ایشان درحالت حیات
وبعد ممات برابر ست۔ یعنی اگر اسی طرح گزرے ہوئے اولیاء کرام قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کی نذر
کرے تو جائز ہے۔ اتنا فرق ہے کہ عالم دنیا سے عالم برزخ کو انتقال کرنے کے سبب سے اس نقد
جنس و طعام سے فائدہ نہیں اوٹھاتے بلکہ اس کے پڑھنے پڑھانے کھلانے پلانے پہنانے مین خرچ
کرنے کا ثواب اللہ تعالیٰ ادنکی ارواح مبارکہ کو پہونچاتا ہے تو اولیاء کرام کے حالات اس زندگی مین اور بعد
وصال برابر ہیں سبحان اللہ نذر و نیاز و فاتحہ کے ساتھ ساتھ حضرات اولیاء کرام کی حیات کے جلوے
بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور اسی تقریر ذبیحہ مین مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے۔ اگر نذر کند کہ بشرط برآمدن
حاجت خود گاؤ دوسالہ فربہ نیاز حضرت غوث الاعظم خواہد کرد۔ پس حکم این مثل حکم طعام است اگر نذر
بطریق حسن ست ہیچ خلل نہ واگر قبیح ست فعلش حرام است و حیوان حلال۔ یعنی اگر نذر مانے کہ میری
حاجت برآئی مراد پوری ہوئی تو دوسالہ گائے فربہ حضور پر نور سلطان بغداد سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز دلاؤں گا تو اس کا حکم کھانے کی حکم کی طرح ہے۔ اگر نذر اچھی ہے تو کوئی خلل
نہیں ہے اور اگر نذر بری ہے تو اوس کا یہ فعل حرام ہے اور جانور حلال ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ
دیوبندیو! ذرا لفظ حضرت غوث الاعظم کو خوب یاد کرلو اس سے بلائیں ٹلتی اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں
اور جس کے دماغ مین دیوبند ہو وہ فوراً نکل بھاگتا ہے اور اسی تقریر ذبیحہ مین مولوی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا
اگر شخصے بزے را پرورش کند تا گوشت او خوب شود اورا ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ خواندہ بخوراند خللے نیست۔ یعنی اگر کوئی شخص بکرے کو پالے تاکہ اس کا گوشت عمدہ ہو جائے
اور اوس پرورش کیے ہوئے بکرے کو ذبح کر کے پکایا جائے پھر فاتحہ پڑھکر حضور پرنور سیدنا غوث اعظم
پیران پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز دیجائے پھر یہ کھانا تبرک کھلایا جائے تو اس مین کوئی خرابی

نہیں ہے سبحان اللہ سنی بھائی دیکھیں کہ امام الوہابیہ نے پیران پیر حضور سیدنا غوث اعظم کا بکرا
بھی جائز بتا دیا اور نیاز گیارہویں شریف کو بھی جائز بتایا کیونکہ عرف عام میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ
تعالی عنہ کی نیاز کو ہی گیارہویں شریف کہتے ہیں ۔ وہ گیارہویں کو ہو یا دس گیارہ کو ہو یا کسی تاریخ میں ہو عرف عام
یہی شائع ہے کہ گھر والا کہتا ہے آج ہمارے یہاں گیارہویں شریف ہے اور لوگ کہتے ہیں آج اوسکے
یہاں گیارہویں شریف ہے اور پرسوں اوس کے یہاں ہے فسبحان اللہ و بحمدہ ۔
اور فاتحہ پڑھنا اور کھانا آگے رکھنا تو کئی بار جائز بتا چکا اب اس گستاخ گندہ دہن سے پوچھو کہ تو
حرام کا فتویٰ کہاں سے بیان کرتا ہے اور لفظ حضرت غوث الاعظم کو تو یہاں بھی دیوبندی خوب
یاد رکھیں کہ غوث اعظم کا ترجمہ ہے بہت بڑا فریاد رس ۔ بہت بڑا مددگار ۔ وقت مشکل
میں بڑی مدد کرنے والا ۔ اب ذرا تقویۃ الایمان اور بہشتی زیور حصہ اول کو سامنے رکھکر سارے کے
سارے دیوبندی بتائیں کہ دہلوی مسلمان ہوا یا مشرک مرتد اور دہلوی کو مقتدا و پیشوا مان کر
قطعی جنتی لکھکر گنگوہی اور گنگوہی کی پیروی میں سارے کے سارے دیوبندی مشرک مرتد ہوئے
والعیاذ باللہ تعالےٰ ۔ دیوبندیو! دیکھو تمہارے امام و پیشوا نے ہی تمہارے گلے میں کفر کی
گھنٹی ڈالدی معاذ اللہ تعالےٰ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ان دونوں عبارتوں
میں امام الوہابیہ نے گیارہویں شریف و نذر و نیاز کا جائز ہونا بھی قبول دیا اور حضور سیدنا غوث اعظم
پیران پیر دستگیر سلطان بغداد محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ کا غوث اعظم بڑا فریاد رس اور فریادیوں
کی فریاد کو بہت زیادہ پہنچنے والا اور بہت بڑا مددگار سبھی تو مان لیا اب دہلوی کے ساتھ اوس کے
پیرو بیٹ لیں ۔ اور فاتحہ خوانده بخورانند کو ذہن نشین کرلیں کہ فاتحہ پڑھکر نیاز دیں پھر کھلائیں اور یہی
طریقہ مسلمانان اہلسنت میں رائج ہے والحمد للہ رب العالمین اب جناب شاہ رفیع الدین صاحب
جو جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے بھائی ہیں اونکی بھی ضرور سن لیجیے وہ اپنے
فتوے میں فرماتے ہیں ۔ سوال ۔ تخصیص ماکولات در فاتحہ بزرگان مثل کھچڑا در فاتحہ امام حسین رضی اللہ
تعالی عنہ و توشہ در فاتحہ عبدالحق رحمۃ اللہ تعالی علیہ وغیر ذلک ہمچناں تخصیص خورندگان چہ حکم دارد
جواب ۔ فاتحہ و طعام بلاشبہ از مستحسنات ست و تخصیص کہ فعل مخصص باختیار اوست کہ

باعث منع نمی تواند شد ایں تخصیصات از قسم عرف وعادت اند کہ بمصالح خاصہ
ومناسبت خفیہ ابتداءً بظہور آمدہ رفتہ رفتہ شیوع یافتہ۔ الخ۔ یعنی سوال
بزرگوں کی فاتحہ میں کھانے کی چیزوں کا خاص کرلینا جیسے حضرت سیدنا امام حسین
رضی اللہ تعالی عنہ کی نیاز میں کھچڑا حلیم شربت اور گیارہویں شریف میں مرغ پلاؤ
وغیرہ اور چھ رجب کو دلیا اور بائیس رجب کو کونڈوں میں خستہ میٹھی پوریاں وغیرہ
اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب ردولوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نیاز
میں توشہ کرنا وغیرذلک جیسے حضرت سیدہ بی بی رضی اللہ تعالی عنہا کی
صحنک کرنا اور اسی طرح اس کے کھانے والوں کو خاص کرلینا کیا حکم رکھتا ہے۔
جواب فاتحہ نیاز اور کھانا بیشک وشبہ مستحسنات نیک کاموں میں سے ہے اور کسی جنس طعام
کا خاص کرلینا تو یہ کام خاص کر نیاز کرانے والے کا ہے اور یہ اوسی کے اختیار میں ہے تو یہ
سب منع نہیں ہو سکتا اور یہ تخصیصات عرف وعادت کی قسم سے ہیں کہ خاص خاص مصلحتوں
اور چھپی ہوئی مناسبتوں کی وجہ سے شروع میں ظاہر ہوئیں پھر آہستہ آہستہ لوگوں میں
شائع پھیل گئیں۔ مسلمانو! دیکھو کھچڑا شربت اور کونڈوں کی خستہ پوریاں وشب برات
کا حلوا و توشہ قادریہ و توشہ مخدومیہ اور عید کی سوئیاں وغیرہ وغیرہ سب جائز وحلال
ومستحسن ہے فللہ الحمد۔ پوچھئے اوس بددین سے جس نے نیاز کے کھانے کو حرام کہدیا کہ یہ حرام
کا فتوے کہاں سے لگایا۔ اس حلال کو حرام کہنے کا حق تجھے کیسے حاصل ہوا نعوذ باللہ من غضب
الجبار۔ لطف! اب خود مولوی اسمعیل دہلوی کی سنئے صراط مستقیم مجتبائی دہلی صفحہ ۶۴ پر ہے

پندارند کہ نفع رسانیدن باموات بطعام وفاتحہ خوانی خوب نیست چہ ایں معنی بہتر وافضل یعنی اور یہ نہ سمجھ
بیٹھیں کہ گزرے ہوؤں کو نفع پہنچانا اور بھوکا لوگوں کو کھانا کھلا کر اور فاتحہ پڑھکر یہ اچھا نہیں ہے کیونکہ
یہ کام تو بہت اچھا اور بڑی فضیلت والا ہے۔ پیارے مسلمانو! دیکھو فاتحہ نیاز اور کھانا کرنا صرف جائز ہی
نہیں بلکہ ایسا کرنا بہت عمدہ اور بڑی عظمت والا کام ہے۔ پھر اسی صراط مستقیم مجتبائی کے صفحہ ۵۵ کو
دیکھئے لکھا ہے وثواب عبادات قولی وفعلی ومالی بروح مقدس آں جناب رسانیدن یعنی حضرت سیدنا امام حسین
رضی اللہ تعالی عنہ کی روح مطہر کو عبادت قولی اور عبادت فعلی اور عبادت مالی کا ثواب پہنچانا جائز ہے اور عبادت مالی ہیں

دیکھو او شربت اور مرغ مذکور فی السوال سب داخل ہے فسبحان اللہ وبحمدہ لا او رائی صراط مستقیم کے صفحہ ۹۲ پر مولوی اسمٰعیل نے لکھا ہے۔ وہرگاہ ایصال نفع بمیت منظور دارد موقوف بر طعام نگزارد و اگر میسر باشد بہتر ست والا صرف ثواب سورۃ فاتحہ و اخلاص بہترین ثواب ہاست۔
یعنی جسوقت کسی میت کو کوئی ثواب پہنچانا منظور ہو تو کھانا یا شیرینی کرنے پر نیاز فاتحہ کو ملتوی نہ کردیں (کہ جب کھانے کیلیے غلہ جمع کرلیں جبھی کریں نہیں بلکہ) اگر کھانا کرنا میسّر (آسان) ہو تو بہتر ہے ورنہ نیاز فاتحہ کو موقوف نہ کریں صرف سورۃ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھکر اسکا ثواب بخشیں یہ سب ثوابوں میں عمدہ ثواب ہے سبحان اللہ مسلمانو! وہابیوں دیوبندیوں سے کہو کہ موقوف نگزارد کو خوب یاد رکھو۔ اور یہی مولوی اسمٰعیل اسی صراط مستقیم کے صفحہ ۱۱۱ پر کہتے ہیں۔ اول طالب را باید کہ باوضو دوزانو بطور نماز نقشبند و فاتحہ بنام اکابرین ایں طریقہ یعنی حضرت خواجہ معین الدین سجزی وحضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواندہ التجا بجناب حضرت ایزد پاک بتوسط ایں بزرگان نماید و بہ نیاز تمام وزاری بسیار ازبسیار دعائے کشود کار خود کردہ یعنی پہلے طالب کو لازم ہے کہ باوضو قبلہ رو دوزانو نماز کی طرح بیٹھے اور اس سلسلہ کے بڑے بزرگوں یعنی حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ معین الدین حسن سجزی چشتی وحضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہما کے نام یہ فاتحہ پڑھے ایصال ثواب کرے پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں ان بزرگوں کا واسطہ پیش کرکے التجا کرے دعا مانگے اور پوری نیاز اور زیادہ سے زیادہ گریہ وزاری کے ساتھ اپنے کام کشادگی کے لیے دعا کرے۔ مسلمان بھائیو! دیکھو امام الوہابیہ نے نیاز فاتحہ اور اولیاء کرام سے توسل کرنا سب جائز بتا دیا فللہ الحمد مگر وہابیوں دیوبندیوں سے کہدو کہ باوضو دوزانو بطور نماز نقشبند اور بتوسط ایں بزرگان بہ واسطہ تقویۃ الایمان کے فتوے سے شرک تو نہیں۔ اور دو زانو نماز کی طرح اور باوضو بیٹھنا خدا کے ساتھ خاص تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو یہ اسمٰعیلی شرک ہے معاذ اللہ تعالیٰ۔ اور تقویۃ الایمان مطبوعہ فخر المطابع لکھنؤ صفحہ ۷ پر ہے۔ یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ اور تقویۃ الایمان مطبوعہ فخر المطابع

مقبل بخشش اس میں حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ کا قصیدہ لاکھوں سلام قیمت ۲ر

لکھنؤ صفحہ ۸ پر ہے. بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کئے ہیں کہ اونکو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع کرنا اور ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا وغیرہ وغیرہ گناتے گناتے صفحہ ۹ پر لکھا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے اپنے بندوں کو بتائے ہیں. پھر اسی صفحہ ۹ پر ہے ایسی قسم کی باتیں کرے تو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہے. پھر اسی صفحہ ۹ پر ہے. پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ اسطرح کی تعظیم کرنے سے اللہ ہم سے خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اور اسی تقویۃ الایمان صفحہ ۸ پر ہے. پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے. دیوبندیو! ان عبارتوں کو بار بار پڑھوا اور بتاؤ کہ دہلوی پر کفر شرک کا کوئی فتویٰ تو نہیں آتا کیونکہ اگر وہ مشرک مرتد ہوا تو تم سارے کے سارے بھی کافر مشرک مرتد ہو جاؤ گے والعیاذ باللہ تعالیٰ اور تقویۃ الایمان کی بہن تذکیر الاخوان صفحہ ۶۴ پر ہے. اور مردوں سے حاجتیں مانگنا اور انکی منتیں ماننا اور تیجہ دسواں چالیسواں برسی مردوں کی کرنا قدم رسول وغیرہ کی تعظیم کرنا. اور صفحہ ۶۵ پر اس کا حکم یہ بیان کیا کہ اور پیغمبر کی طرف سے اوس پر پھٹکار ہے. پھر ان کے کرنے والے کا مزید حکم یوں بیان کیا وہ ہرگز مسلمان نہیں بلکہ کافر و منافق ہے. اور اسی کے صفحہ ۶۶ پر ہے اور ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا اور ربیع الثانی کو گیارہویں کرنا اور شعبان میں حلوا پکانا اور رمضان میں آخری جمعہ کو خطبہ الوداع پڑھنا. اور قضاء عمری نماز پڑھنا. شوال میں عید کے روز سویاں پکانا. اور بعد نماز عید کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا اور تیجہ دسواں چالیسواں اور چھ ماہی اور برسی اور عرس مردوں کے کرنا اور توشے اور سہ منیاں کرنا. مسلمان بھائیو! غور کرو کہ دہلوی و گنگوہی اور سارے کے سارے دیوبندیوں کے نزدیک یہ کام کرنے والے مسلمان کافر و منافق ہیں معاذ اللہ. اور اسی کے قریب مولوی اشرف علی تھانوی نے بہشتی زیور حصہ اول میں کفر و شرک کی باتوں میں لکھ مارا. اور مولوی خرم علی بلہوری نے نصیحۃ المسلمین میں ایسے ہی لکھ دیا یعنی دہلوی گنگوہی و تھانوی و بلہوری کے فتوے سے جو مسلمان منت مانے وہ کافر جو قدم رسول کی تعظیم کرے وہ کافر جو مولود کرے وہ کافر جو گیارہویں کرے وہ کافر جو عرس کرے وہ کافر جو شعبان میں حلوا پکائے وہ کافر جو عید کے دن سوئیاں پکائے وہ کافر جو عید کی نماز کے

بعد گلے ملے وہ کافر جو مصافحہ کرے وہ کافر جو رمضان کے آخری جمعہ کو الوداع کا خطبہ پڑھے
وہ کافر جو چالیسواں کرے وہ کافر جو چھ ماہی کرے وہ کافر جو برسی کرے وہ کافر جو توشہ کرے وہ کافر
جو شادی میں سہرا باندھے وہ کافر غرضیکہ دیوبندی دھرم میں کالا گورا جوان بڈھا کفر سے کوئی نہیں بچا
ساری دنیا کو کافر مشرک بنا ڈالا ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اب دیوبندیوں سے کون پوچھے
کہ دہلوی شاہ صاحبان نے مولود و عرس و نذر و نیاز و فاتحہ و تیجہ وغیرہ خود کیا اور جواز کے فتوے دیئے
اور مولوی اسمٰعیل نے صراط مستقیم اور تقریر ذبیحہ میں ان چیزوں کو حلال و جائز کیا تو ان پر گنگوہی دھانوی و
بلہوری کا کیا فتوی ہے۔ اور ان لوگوں کو مسلمان اور مسلمانوں کا مقتدا مانکر سارے کے سارے دیوبندی
کافر مرتد ہوئے یا کون۔ یہ مسلمانوں کو بے وجہ اور بے سبب کافر و مشرک بنانے کا منحوس ثمرہ ہے کہ اپنے ہی فتوے
سے کافر مرتد ہو گئے۔ اور آخرت میں جو اسکا خمیازہ بھگتنا ہوگا اس کا کوئی ٹھکانا نہیں معاذ اللہ رب العلمین
یہ ہیں دیوبندی دھرم کے دورخے احکام کہیں تو وہی کام کرنا حلال جائز بلکہ سنت رسول و سنت صحابہ
اور کہیں اس کام کرنے والے کو کافر مشرک جہنمی بنا ڈالا انا للہ وانا الیہ راجعون وحسبنا اللہ ونعم
الوکیل۔ اب وہابیوں کے معلم ثالث مولوی خرمعلی بلہوری کی بھی سنئے وہ اپنی کتاب نصیحۃ المسلمین
کے صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں۔ حاضری حضرت عباس کی۔ صحنک حضرت فاطمہ کی۔ گیارہویں عبدالقادر
جیلانی کی۔ مالیدہ شاہ مدار کا۔ سہ منی بوعلی قلندر کی۔ توشہ شاہ عبدالحق کا۔ اور دو سطر کے بعد لکھتے ہیں
اگر منت نہیں صرف انکی روح کو ثواب پہنچانا منظور ہے تو درست ہے۔ اس نیت سے ہرگز منع
نہیں مسلمانو! یہ ہے جس کو کہتے ہیں۔ حق وہ ہے جو سر چڑھکے بولے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ پھر
اسی نصیحۃ المسلمین صفحہ ۲۵ پر ہے۔ اور بہترین طریقہ فاتحہ کا شرع کے موافق یوں ہے کہ کھانا پکوا کر محتاج
غریبوں کو تقسیم کرے اور یوں کہے کہ یاالٰہی یہ کھانا تیری نذر ہے اسکا ثواب میری طرف سے پیغمبر کی
روح کو یا حضرت علی کی روح کو یا عبدالقادر جیلانی کی روح کو یا میرے باپ دادا کی روح کو تو
اپنے کرم سے پہنچا دے کھانے کا ثواب کچھ درود اور الحمد کے پڑھنے پر موقوف نہیں۔ کھانے کا ثواب
جدا اور پڑھنے کا ثواب جدا ہے۔ اگرچہ دہلوی شاہ صاحبان کے فتووں اور انکے عمل کے خلاف
مولوی خرمعلی نے لکھا مگر اتنا ضرور مان لیا کہ عبادت مالی و عبادت بدنی ہر ایک کا ثواب پہنچتا ہے اور

جائز بلکہ بہتر طریقہ ہے ۔ اب ذرا بھی کوئی عقل سے کام لے تو سمجھ لے کہ صرف کھلانے کا ایصال ثواب جب
بہتر طریقہ ہے تو کھانے اور پڑھنے دونوں کا ثواب پہنچانا تو اوس بہتر سے بھی افضل ہوگا۔ سبحان
اللہ وبحمدہ۔ اب جناب مولوی رشید احمد گنگوہی کی سُنئے۔ فتاوی گنگوہیہ حصہ اول مطبوعہ
ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی صفحہ ۹۴ پر ہے۔ اور جو اموات اولیائی نذر ہے تو اس کے اگر یہ
ہیں کہ اسکا ثواب اونکی رُوح کو پہنچے تو صدقہ ہے درست ہے۔ دیوبندیو اکیا گنگوہی صاحب کے اس
فتوے کے بعد بھی نذر و نیاز فاتحہ کو ناجائز حرام بدعت کہہ سکتے ہو اور اگر کہو گے تو بدعتی و حرام کار
گنگوہی کو ہی صاف صاف اور جلد لکھدو۔ ہاں اب جناب والا القاب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی
کی سُنئے کہ کنبۂ دیوبندیت کے اکابر و اصاغر چھوٹے بڑے چیلی چانٹے سب حاجی صاحب کو اپنا پیر دادا
اور پردادا پیر مانتے ہیں۔ سارے کے سارے دیوبندیوں پر حاجی صاحب کا قول و فعل حجت ہے۔ حاجی
صاحب کے ملفوظات و حالات مرتضی خاں نے جمع کئے اور مولوی اشرفعلی تھانوی نے اونھیں
درست کیا پھر وہ تھانوی صاحب کی اصلاح کے بعد شمائم امدادیہ کے نام سے شائع ہوئے اسی شمائم
امدادیہ مطبوعہ قیومی پریس لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۹ پر ہے جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنا
کا دیا اور ارشاد ہوا کہ اوس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جائے گی گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھکر نیاز
گئی۔ اور شربت بٹنا شروع ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں ایک عجز و بندگی اور وہ خدا کے
سوائے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز و شرک ہے۔ اور دوسرے معنی خدا کی نذر اور ثواب خدا
کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے۔ اگر کسی عمل میں عوارض غیر
مشروع لاحق ہوں تو اون عوارض کو دور کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اصل عمل سے انکار کر دیا جائے۔ ایسے
سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف اگر بوجہ آنے نام آنحضرت کے کوئی شخص
تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ جب کوئی آتا ہے تو لوگ اوسکی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے
ہیں۔ اگر اوس سردار عالم و عالمیان روحی فداہ کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہوا سبحان اللہ
وبحمدہ سبحانہ تو! ملاحظہ کرو کہ جناب حاجی صاحب نے کیا فرمایا اور حکیم الامۃ التجدیدیہ مولوی اشرف
تھانوی نے تصدیق کر دی کہ نذر و نیاز کرنا اور ماکولات و مشروبات کو سامنے رکھکر قرآن پڑھنا

ہاتھ اٹھا کر دعا ایصال ثواب کرنا اور بعد نیاز کے طعام و شربت کا بانٹنا اور مولود شریف میں قیام تعظیمی کرنا
سب جائز ہے۔ اور جو شخص نذر و نیاز فاتحہ کو منع کرے وہ خیر کثیر سے لوگوں کو روکتا ہے فالله الحمد
دیوبندیو! کیا حاجی صاحب و تھانوی و گنگوہی کے فتوے کو مانو گے یا تقویۃ الایمان کا فتوی بیان کرکے ان
سب کو کافر مشرک ٹھہراؤ گے۔ اور دیکھئے فیصلہ ہفت مسئلہ مصنفہ جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی و
مصدقہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی مطبوعہ فخر المطابع لکھنؤ صفحہ ۶ پر ہے۔ بلکہ اگر کوئی مصلحت باعث
تقیید ہیئت کذائیہ ہے تو کچھ حرج نہیں جیسا بمصلحت نماز میں صورت خاص معین کرنے کو فقہائے
محققین نے جائز رکھا ہے۔ اور تجد میں اکثر مشائخ کا معمول ہے اور تامل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ سلف
میں تو یہ عادت تھی مثلاً کھانا پکا کر مسکین کو کھلا دیا اور دل سے ایصال ثواب کی نیت کر لی۔ متاخرین میں کسی کو
خیال ہوا کہ جیسے نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقت قلب و لسان کے لئے عوام کو زبان
سے کہنا بھی مستحسن ہے۔ اسی طرح اگر یہاں زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو
پہنچ جائے تو بہتر ہے۔ پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اس کا مشار الیہ اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب
ہو تو کھانا روبرو لانے لگے۔ کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعا ہے اسکے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا
جاوے تو قبولیت دعا کی بھی امید ہے کہ اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جائے گا کہ جمع بین العبادتین ہے
ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ قرآن شریف کی بعض سورتیں بھی جو لفظوں میں مختصر اور ثواب
میں بہت زیادہ ہیں پڑھی جانے لگیں۔ کسی نے خیال کیا دعا کے لئے رفع یدین سنت ہے۔ ہاتھ بھی اوٹھانے لگے
کسی نے خیال کیا کہ کھانا جو مسکین کو دیا جاوے گا۔ اوس کے ساتھ پانی دینا بھی مستحسن ہے۔ پانی پلانا
بڑا ثواب ہے۔ اس پانی کو بھی کھانے کے ساتھ رکھ لیا پس یہ ہیئت کذائیہ حاصل ہو گئی۔ اور اسی صفحہ پر
حاجی صاحب لکھتے ہیں۔ ایصال ثواب ارواح اموات میں کسی کو کلام نہیں۔ اور اسی فیصلہ ہفت
مسئلہ کے صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں۔ رہا تعیین تاریخ تو یہ بات تجربہ سے معلوم ہوتی ہے کہ جو امر کسی خاص وقت
معمول ہو اس وقت وہ یاد آجاتا ہے اور ضرور ہو رہتا ہے اور نہیں تو سالہا سال گزر جاتے ہیں کبھی خیال
بھی نہیں ہوتا۔ اسی قسم کی مصلحتیں ہر امر میں ہیں جنکی تفصیل طویل ہے۔ محض بطور نمونہ تھوڑا سا بیان کیا گیا
ذہین آدمی غور کرکے سمجھ سکتا ہے۔ اور قطع نظر مصالح مذکورہ کے ان میں بعض اسرار بھی ہیں۔ پس اگر

یہی مصالح بنائے تخصیص ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں و الحمد للہ رب العلمین۔ پھر اسی فیصلہ ہفت

صفحے پر لکھتے ہیں۔ اور گیارہویں شریف حضرت غوث پاک قدس سرہ کی اور دسواں بیسواں چہلم و ششما

سالیانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق رودولوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بو علی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وحلوائے شب برات و دیگر طریق ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں سبحان اللہ

سنی بھائیو! دیکھو حاجی صاحب نے نیاز فاتحہ کی ہیئت کذائیہ کو بھی جائز لکھا۔ اور دن مقرر کرنا بھی جائز

اور کھانا آگے رکھ کر پنج آیت پڑھنا پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز لکھا۔ اور گیارہویں شریف و توشہ الخ

اور تیجہ دسواں۔ چالیسواں۔ سہ ماہی ششماہی۔ برسی۔ حلوائے شب برات سب کو ہی جائز بتایا۔ اب

کہ دیوبندی وہابی حاجی صاحب کا ساتھ دیکر ان کاموں کو جائز جانتے مانتے ہیں۔ یا دہلوی کا پیچھا

ان کاموں کو کفر اور ان کے کرنے والوں کو کافر و منافق لکھتے بتاتے ہیں لیکن اس فتوے کی زد

شاہ صاحبان دہلی اور جناب حاجی صاحب اور خود دہلوی کی صراط مستقیم اور تقریر ذبیحہ سب

دیوبندیو سنو شعر ؎ یوں قطر دوڑے نہ بر چھی تان کر :: اپنا بیگانہ ذرا پہچان۔ دیوبندیوں کو

بڑی مصیبت ہوگی کہ اگر تقویۃ الایمان تذکیر الاخوان کی پیروی کرتے اور اوسے سچا مانتے

تو جناب حاجی صاحب۔ اور دہلوی کی صراط مستقیم و تقریر ذبیحہ سے قطعاً ہاتھ دھونا پڑتا ہے

اگر سچ پوچھو تو تذکیر الاخوان کا کفری فتویٰ ان سب پر صادر کرنا پڑتا ہے اور اگر ان سب

ساتھ دیں تو تقویۃ الایمان اور تذکیر الاخوان اور نصیحۃ المسلمین اور بہشتی زیور حصہ اول اور

الاسلام حصہ چہارم ان سب کو کفری کتابیں لکھنا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین

جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کے سارے گھرانے میں تیجہ وغیرہ ہوتا تھا اور خود جناب

ولی اللہ صاحب کا بھی تیجہ ہوا۔ اور شاہ صاحب نے اپنے بھائیوں کا بھی تیجہ کیا تھا۔ ملاحظہ ہو

صاحب کی کتاب ملفوظات صفحہ ۸۰ پر فرماتے ہیں۔ روز سوم کثرت ہجوم مردم آں قدم۔ بود کہ

از حساب بیرون است ہشتاد و یک ختم کلام اللہ بہ شمار آمد و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست یعنی

کے دن لوگوں کا ہجوم اس کثرت سے تھا کہ شمار سے باہر تھا۔ اکاسی قرآن عظیم کا ختم گنا گیا۔

زیادہ بھی پڑھا گیا اور کلمہ کی تو کوئی گنتی ہی نہیں۔ پیارے مسلمانو! کیسا صاف مضمون ہے ولکن

الدیوبندیۃ قوم لا یشعرون ۔ اور قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی اپنی کتاب تذکرۃ الموتی و
قبور میں صفحہ ۳۶ پر لکھتے ہیں حافظ شمس الدین بن عبد الواحد گفتہ از قدیم در ہر شہر مسلمانان جمع می
شوند و برائے اموات قرآن می خوانند پس اجماع شدہ ۔ یعنی حافظ شمس الدین ابن عبد الواحد نے فرمایا ہے
قدیم سے یہ طریقہ جاری ہے کہ ہر شہر میں مسلمان لوگ جمع ہوتے ہیں اور گزرے ہوؤں کے لئے قرآن عظیم
پڑھتے اور ایصال ثواب کرتے ہیں تو اس پر اجماع ہوگیا دیکھئے قاضی صاحب نے قدیم سے یہ طریقہ ایصال
ثواب رائج بتایا اور جائز کہا ۔ اور اس پر علمائے اسلام کا اجماع بھی بتا دیا فسبحان اللہ وبحمدہ
دیوبندیو! قاضی صاحب نے کیا تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں وغیرہ جائز بتا دیا ۔ اور اس پر اجماع
بھی نقل کر دیا تو ان پر کیا فتوی لگاؤ گے صرف بدعتی یا تقویۃ الایمان وبہشتی زیور و نصیحۃ المسلمین
وغیرہ کے فتوؤں سے کافر منافق کہو گے بولو اور جلد بولو بینوا توجروا ۔ لیجئے تفسیر عزیزی کو پڑھئے
جناب شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اپنی تفسیر پارہ عَمَّ سورۃ انشقاق میں والقمر اذا اتسق
کی بحث میں فرماتے ہیں ۔ وبعد زندگان بمردگان درین حالت زود تر میرسد و مردگان لحوق مدد از ین
طرف بیا شند ۔ چناں گمان می برند کہ ہنوز زندہ ایم ولہذا در حدیث شریف در احوال قبر وارد ست کہ مرد مسلمان
در آنجا میگوید کہ دعوی اصلی یعنی بگزارید مرا تا نماز خوانیم ۔ ونیز وارد ست کہ مردہ درآں حالت مانند
غریق ست کہ انتظار فریاد رسی میبرد و صدقات وادعیۃ وفاتحہ دریں وقت بسیار بکار می آید ۔ و
ازیں جہت کہ طوائف بنی آدم تا یک سال وعلی الخصوص تا چلہ بعد موت دریں نوع امداد کوشش
تمام می نمایند ۔ وروح مردہ نیز در قرب موت در خواب وعالم تمثل ملاقات زندگاں می کند ۔ وحالی الضعیف
خود را اظہار می نماید ۔ یعنی اس حالت میں گزرے ہوؤں کو زندوں کی مدد بہت جلد پہنچتی ہے ۔ اور گزرے
ہوئے ان زندوں کی طرف سے مدد پہنچنے کے منتظر رہتے ہیں ۔ اور وہ ایسا گمان کرتے ہیں کہ ہم ابھی زندہ
ہیں ۔ اور اسی لئے حدیث شریف میں قبر کے حالات میں وارد ہے کہ مسلمان آدمی قبر میں (منکر نکیر فرشتوں سے)
کہتا ہے چھوڑ مجھے میں نماز پڑھوں گا ۔ اور یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ مرا ہوا آدمی اس حالت میں
ڈوبنے والے کی طرح فریاد رسی کا منتظر ہوتا ہے ۔ اور صدقے خیرات اور دعائیں اور فاتحہ اس وقت
بہت کام آتی ہیں ۔ اور یہی وجہ ہے کہ انسانوں کی جماعتیں ایک سال تک اور خصوصیت کے ساتھ

چالیس دن تک اس قسم کی مدد کرنے میں پوری پوری کوشش کرتی ہیں۔ اور گزرے ہوئے کی روح بھی موت کے
قریب خواب میں اور عالم مثال میں زندوں سے ملاقات کرتی ہے اور اپنا پوشیدہ حال بیان کرتی ہے۔ ان
عبارت میں جناب شاہ صاحب نے تیجہ دسواں بیسواں مہینہ چالیسواں سہ ماہی ششماہی برسی سب کو
جائز ہی نہیں بلکہ ضروری بتادیا۔ اور یہ کہ قبر والا اس کا منتظر رہتا ہے۔ اور یہ کہ حدیث شریف میں ہے
کہ زندوں کی دعاؤں اور ایصال ثواب کا فائدہ میت کو پہنچتا ہے والحمد للہ رب العالمین
تفسیر عزیزی کی عبارت کی مؤید یہ حدیث شریف ہے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ فرماتے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم اللیلۃ الاولی عسیرۃ
علی المیت فتصدقوا لہ وینبغی ان یواظب علی الصدقۃ للمیت سبعۃ ایام یعنی حضور
رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبر میں میت پر پہلی
رات بہت سخت ہے تو میت کے لئے صدقہ کرو اور مناسب یہ ہے کہ سات روز تک پوری پابندی کے ساتھ
میت کے لئے صدقہ خیرات دفاتحہ وغیرہ کیا جائے فسبحان اللہ وبحمدہٖ ختم فاتحہ اور دسویں بیسویں
دبرسی وغیرہ کے فوائد کے متعلق چند احادیث مبارکہ اور سن لیجئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی
الہ وسلم نے فرمایا ان اللہ لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یارب انی لی
ھذہ فیقول بدعاء ولدک لک یعنی بیشک اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کے درجے
بلند فرمائے گا تو وہ بندہ عرض کریگا الٰہی یہ مجھے کیسے ملے میری نیکیاں تو اتنی نہیں تو رب تبارک تعالیٰ
ارشاد کریگا یہ تیرے بیٹے کی تیرے لئے دعائے مغفرت و فاتحہ کی وجہ سے ہے۔ رواہ الطبرانی
فی الاوسط والبیھقی فی سننہ والبخاری فی الادب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم فرماتے ہیں یتبع الرجل یوم
القیٰمۃ من الحسنات امثال الجبال فیقول انی ھذا فیقال باستغفار ولدک لک یعنی
قیامت کے دن بعض آدمیوں کے پیچھے پہاڑوں کی مثل نیکیاں ہوں گی تو وہ بندے عرض کریں گے
اے رب یہ نیکیاں ہمیں کہاں سے ملیں۔ تو جواب دیا جائے گا کہ تمہارے بیٹوں نے دعائے مغفرت
فاتحہ وغیرہ کر کے تمہیں بخشا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید ن الخدری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرماتے ہیں لو تصدق عن المیت بکراع لتبعہ یعنی اگر میت کے ایصال ثواب کیلئے بکری کی کھری بھی دی جائیگی تو اسکا ثواب بھی اسکو ضرور ملے گا رواہ ابن ابی شیبۃ عن سعید بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور ارشاد فرماتے ہیں امتی امۃ مرحومۃ تدخل قبورھا بذنوبھا وتخرج من قبورھا لاذنوب علیھا تمحص عنھا باستغفار المؤمنین لھا یعنی میری امت امت مرحومہ (رحم کی ہوئی ہے) وہ اپنے گناہوں کے ساتھ اپنی قبروں میں جائیں گے اور قیامت کے دن اپنی قبروں سے اسطرح نکلیں گے کہ گناہوں سے پاک وصاف ہوں گے اور ان کے گناہ ان کے زندہ ایماندار بھائی بہنوں کے ختم فاتحہ ایصال ثواب دعائے مغفرت کرنے کرانے کی وجہ سے مٹ چکے ہونگے رواہ الطبرانی بسند صحیح عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فسبحان اللہ وبحمدہ فی فتاوی الاوزجندی لملا علی القاری الحنفی۔ وکان یوم الثالث من وفاۃ ابراھیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ و اصحابہ وسلم جاء ابوذر عند النبی صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم بتمرۃ یابسۃ ولبن نیہ خبز من شعیر فوضعھا عند النبی فقرء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم الفاتحۃ وسورۃ الاخلاص ثلث مرات الی ان قال رفع یدیہ للدعاء ومسح بوجھہ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم اباذر ان یقسمھا بین الناس والضافیہ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ وھبت ثواب ھذہ لابنی ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نقلتہ عن کتاب ھدیۃ الحرمین - - - - - - -

- -

- -

اور شرح عقائد نسفی اور شرح فقہ اکبر میں ہے۔ ان فی دعاء الاحیاء للاموات وصدقتھم عنھم نفع لھم خلافا للمعتزلۃ یعنی بیشک زندوں کا مرے ہوؤں کے لئے دعا کرنے اور انکی طرف سے صدقہ کرنے میں گزرے ہوؤں کا فائدہ ہے ہاں معتزلہ اس میں خلاف ہیں اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب مستطاب شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور میں

لکھتے ہیں۔ ان المسلمین مازالوا فی کل عصر مصر یجتمعون ویقرؤن القرآن لموتاھم من غیر نکیر فکان اجماعاً۔ یعنی یقیناً مسلمان لوگ برابر ہمیشہ ہر قرن و ہر زمانے میں آبادیوں میں جمع ہوتے ہیں اور قرآن عظیم اپنے مردوں کے لیے پڑھتے اور ایصال ثواب کرتے ہیں بغیر کسی منکر کے انکار کے تو یہ اجماع ہوگیا۔ فالحمد للہ رب العلمین۔ حدیث شریف۔ - - - - - -

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

عن ابی - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

قلابہ رضی اللہ تعالی عنہ انہ رأی فی المنام کان جبانۃ قد انشقت قبورھا وخرجت اموات جلسوا عند قبورھم وکان بین کل واحد منھم طبق من النور ثم انہ نظر فرأی بینھم رجلا لیس معہ من النور شئی فقال لہ مالی لا اری معک من ھذا النور فقال ان تلک الاموات اولاد واخوان یدعون لھم ویتصدقون لاجلھم فبعث اللہ الیھم ھذا النور واما انا فلی ابن غیر صالح لا یدعو لی ولا یتصدق لاجلی ولھذا لا نور لی وانا خجل بین جیرانی فلما انتبہ ابو قلابۃ ذھب الی ولدہ واخبرہ بما رأی من احوال ابیہ فقال یا ابا قلابۃ انی قد تبت علی یدیک ثم ان ابنہ اشتغل بالطاعۃ والدعاء لابیہ دا لتصدق عن ابیہ ثم ان ابا قلابۃ اتی الی تلک الجبانۃ بعد مدۃ فرأی فی منامہ تلک الاموات علی حالھا الاولی ورأی الرجل فقال لہ یا ابا قلابۃ جزاک اللہ عنی کل خیر بقولک لولدی نجوت من النار۔ شرح الصدور۔ یعنی حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالی عنہ جیا بہ کے قبرستان میں تھے خواب دیکھا کہ قبریں کھلیں اور قبر والے نکل نکل کر اپنی اپنی قبروں کے پاس بیٹھے اس حال میں کہ ہر ایک کے سامنے ایک ایک طبق نور کا رکھا ہے پھر ابو قلابہ نے غور کیا تو اون کے درمیان ایک شخص کو دیکھا کہ اوسکے پاس یہ نور کچھ بھی نہیں ہے تو انہوں نے اوس سے کہا کیا بات ہے کہ تمھارے پاس یہ نور نہیں دیکھتا تو اُس قبر والے نے کہا اے ابو قلابہ ان لوگوں کی نیک اولاد و بھائی بند ہیں وہ ان کے لیئے دعائے مغفرت صدقات خیرات فاتحہ ایصال ثواب کرتے ہیں تو خدا تعالی ان کو نور عطا فرماتا ہے۔ اور میرا بیٹا بدکار ہے نہ میرے لئے دعائے مغفرت کرتا ہے نہ صدقہ و فاتحہ ایصال ثواب کرتا ہے۔ اسی لیے مجھے یہ نور نہیں ملتا اور مجھے اپنے پڑوسیوں میں خجالت شرمندگی ہے۔ پھر جب حضرت ابو قلابہ جاگے تو اوسکے بیٹے کے پاس گئے

اور جو کچھ دیکھا تھا اوس سے خبردار کیا۔ تو اوس نے کہا اے ابو قلابہ میں آپکے ہاتھ پر اپنی بداعمالی سے توبہ کرتا ہوں
پھر وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت میں مشغول ہوگیا اور اپنے باپ کے لئے دعائے مغفرت ختم فاتحہ او صدقات
وخیرات کرنے لگا۔ پھر ایک مدت کے بعد حضرت ابو قلابہ اوس قبرستان میں گئے تو خواب میں اون قبر والوں کو ملی
نشان میں دیکھا اور اوس آدمی کو بھی دیکھا تو اوس نے کہا اے ابو قلابہ اللہ تعالیٰ آپکو بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے
اس صلہ میں جو آپنے میرے بیٹے سے فرمایا اور مجھے جہنم سے بچایا۔ حدیث شریف۔ وعن ابی هریرة رضی
اللہ تعالیٰ عنه انه قال اذا مات الرجل المؤمن تدور روحه حول داره شهرًا فاذا تم الشهر
جاءت الی قبره فتدور حوله سنة فاذا تمت رفعت الی یوم القیمه۔ یعنی حضرت سیدنا ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپنے ارشاد فرمایا جب کوئی ایمان والا مرتا ہے تو اوسکی روح
ایک مہینہ تک اپنے گھر کا دورہ کرتی رہتی ہے۔ اور جب مہینہ پورا ہوتا ہے تو اپنی قبر کی طرف آتی ہے اور
ایک سال تک اس قبر کے گرد پھرتی رہتی ہے پھر جب سال تمام ہوجاتا ہے تو آسمان کی طرف بلند ہوتی
ہے پھر قیامت تک یہ تعلق اپنے گھر اور قبر سے نہیں رہتا۔ ف اس حدیث شریف سے تفسیر عزیزی کی
عبارت کی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ پھر روح آتی نہیں بلکہ روح کے آنے کا بیان
دوسری حدیثوں میں ہے۔ ایک حدیث شریف سن لیجئے۔ وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما
اذا كان يوم العيد ويوم العشر ويوم الجمعة الاولى من شهر رجب وليلة النصف
من شعبان وليلة الجمعة يخرج الاموات من قبورهم ويقفون على ابواب بيوتهم
ويقولون ترحموا علينا في هذه الليلة بصدقة ولو بلقمة من خبز فانا محتاجون
اليها فان لم يجدوا شيئا يرجعون بالحسرة یعنی حضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عید الفطر وعید اضحیٰ کا دن ہوتا ہے اور ماہ رجب
کا پہلا جمعہ ہوتا ہے اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برات ہوتی ہے اور ہر جمعہ کی رات کو قبر والے
اپنی قبر والے اپنی قبروں سے باہر آتے ہیں اور اپنے اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑے ہوتے اور کہتے ہیں
اے گھر والو اس رات میں کچھ صدقہ کرکے ہم پر رحم کرو اگرچہ ایک نوالہ روٹی کا صدقہ کرو کیونکہ ہم اس
صدقہ خیرات دعائے مغفرت کے محتاج ہیں تو اگر گھر والے کچھ صدقہ وختم فاتحہ نہیں کرتے تو وہ مرنے

والے حسرت کے ساتھ واپس ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ اس حدیث پاک نے ان دنوں تاریخوں
میں صدقہ ونیاز فاتحہ کرنا مسلمانوں کو خاص طور پر تعلیم فرمایا۔ اور بہت ہی دلنشین طریقہ سے بتایا بہت ہی بدنصیب
بدنصیب ناخلف ہوگا جو یہ سن کر پھر اپنے ماں باپ دادا بزرگوں اور بھائی بہن کی روحوں کو اپنے دروازے
سے ناشاد ونامراد واپس کرے گا۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مسلمانان اہلسنت یہاں
دنوں کا تقرر وتعیین خوب یاد کرلیں فسبحان اللہ وبحمدہ۔ ارواح مومنین کے اپنے گھروں پہ آنے کی تفصیل
دیکھنا ہو تو حضور پر نور مرشد برحق امام اہلسنت آقائے نعمت دریائے رحمت سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد
اعظم دین وملت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الفحول اکاملین راس العلماء الراسخین نائب سید المرسلین
مولٰنا الحاج مولوی حافظ قاری مفتی شاہ عبد المصطفٰے محمد احمد رضا خان قادری آل رسولی بریلوی
رضی الرحمٰن عنہ کا مبارک فتویٰ مسمیٰ بنام تاریخی اتیان الارواح کا مطالعہ کریں۔ پیارے مسلمان
بھائیو! یہ چند حوالہ جات محض برادران اہلسنت کے اطمینان قلب کے لئے فقیر حقیر نے پیش کئے ہیں جن میں بفضلہ
تعالیٰ وبعون حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وصحابہ وسلم مولود شریف ونذر ونیاز وفاتحہ وگیارہویں
شریف وتوشہ قادری وتوشہ رودولوی وسہ منی قلندری وپیر کا بکرا اور لقرہ حضرت سید احمد کبیر رفاعی ومحرم کا کھچڑا
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز اور اسمیں نئے کونڈوں کی خصوصیت اور شب برات کے حلوے
وعید کی سوئیاں اور عرس وعرسوں کے تبرک اور تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں سہ ماہی وچھ ماہی وبرسی
وغیرہ وغیرہ اور نیاز فاتحہ کے وقت کھانا سامنے رکھنا پھر پنج آیت پڑھنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور بزرگوں کی نیاز
کا کھانا تبرک ہونا۔ اور اس طعام کا مالداروں کو کھانا بھی حلال ہونا۔ اور نیاز فاتحہ کے لئے تعیین یوم یعنی
دن مقرر کرنا وغیرہ سب آگیا فللہ الحمد۔ مگر دیکھنا تو یہ ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں کو ان فرعی باتوں میں دخل
اندازی کرنے کا ہرگز ہرگز کوئی حق نہیں ہے کیونکہ وہابی دیوبندی اپنے کفریات نجسہ خبیثہ کی وجہ سے کافر مرتد
ان کے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان صفحہ ۶، ۷ پر صاف لکھا کہ آپکی ذات مقدسہ پر علم غیب
کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب
اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ
جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ اس گندی عبارت میں تھانوی نے حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ

توضیح اجل الدلائل۔ سنن ونوافل کے دعا مانگنے کا ثبوت قابل دید ولائق حفظ ہے۔

علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کے علوم مبارکہ کو ہر کس وناکس اور بچوں پاگلوں اور جانوروں چوپایوں کے علم کی مثل اور انکے علم کے برابر لکھدیا والعیاذ باللہ تعالی. کیا اس سے بدتر ونجس کوئی اور گالی ہے نعوذ باللہ من ذالک. اور مولوی رشید احمد گنگوہی ومولوی خلیل احمد انبہٹی نے براہین قاطعہ مطبوعہ بلالی پریس ساڈھورہ صفحہ ۵۱ پر صاف لکھ مارا. الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان اور ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے. شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے. دیکھو ابلیس لعین کو حضور اقدس عالم علوم اولین وآخرین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم سے زیادہ علم والا بنایا. کیا اس سے گندی گھنونی اور کوئی گالی ہے معاذ اللہ رب العلمین. اور مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے مہری دستخطی فتوے میں صاف وضاحت کی کہ جو شخص اللہ تعالی کو جھوٹا کہے اسکو کافر کہنا یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیئے. اور آگے صاف کہدیا وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے. یعنی نعوذ باللہ خدا تعالی جھوٹ بول چکا. اور مولوی خلیل احمد انبہٹی نے تذکرۃ الخلیل صفحہ ۸۶ پر کھلم کھلا لکھا چوری وشراب خواری جہل وظلم سے معارضہ بھی کم فہمی سے ناشی ہے. کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت کا بندہ کی قدرت سے زائد ہونا اور خدا کے مقدورات کا بندہ کے مقدورات سے زائد ہونا ضروری نہیں حالانکہ مسئلہ اہل کلام ہے جو مقدور العبد ہے وہ مقدور اللہ ہے یعنی بندہ چوری کرتا شراب پیتا ظلم کرتا جاہل ہوتا ہے اور تمام عیوب کرتا اور کر سکتا ہے. اس سے ثابت ہوا کہ خدا بھی معاذ اللہ چوری کر سکتا ہے شراب پی سکتا ہے جاہل ہو سکتا ہے ظالم بن سکتا ہے. اگر معاذ اللہ دیوبندیوں کے نزدیک خدا چوری نہ کر سکے اور شراب نہ پی سکے اور ظلم نہ کر سکے اور انسانی عیبوں میں ملوث نہ ہو سکے تو وہ خدا ہی نہ رہے اسکی قدرت تو انسان کی قدرت سے گھٹ جائے والعیاذ باللہ تعالی. کیا اس سے بڑھکر اللہ تعالی کی شان میں کوئی اور توہین وگستاخی ہو سکتی ہے کہ بے شمار عیبوں کا مجموعہ بنا دیا. ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم. مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۳ وصفحہ ۱۴ وصفحہ ۲۸ پر کفریات بکے ختم نبوت کا انکار کیا اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضور کے وصف خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم صرف سب میں آخری اور پچھلے نبی ہیں اسے جاہل اور بیوقوف بتایا۔ اور حضور اقدس کے زمانہ مبارک میں اور نبیوں کا پیدا ہونا جائز مانا۔ صفحہ ۲۸ کی کفری عبارت تو یہ ہے۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ ان کے علاوہ اور بکثرت کفریات ہیں جو فقیر کے رسالہ مبارکہ سل الحسام علی الظلام اور مطالع تهذیب دیوبندیہ اور الصوارم المحمدیہ علی کفریۃ المرزائیۃ والدیوبندیہ میں ملاحظہ کریں۔ انھیں عقائد کفریہ کی بنا پر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و مصر و شام و عراق و بلخ و بخارا کے علمائے کرام و مفتیان ذوی الاحترام نے بالاتفاق فتوے دیئے کہ یہ چاروں اپنے ان کفریات ملعونہ کی وجہ سے کافر مرتد ہیں۔ اور ایسے کافر مرتد کہ من شك فی کفرهم وعذابه فقد کفر یعنی جو شخص ان کے کفریات سے واقف و مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد ہے دیکھو کتاب مستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین اور ہند و سندھ و پنجاب و دکن و کوکن و بمبئی و گجرات و کاٹھیاواڑ و مارواڑ و بنگال و رنگون و کلکتہ و یو۔ پی و سی۔ پی کے دو سو اٹھ علمائے کرام نے ان چاروں پر کفر و ارتداد کے فتوے دیئے دیکھئے کتاب الصوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ اور زائد دیکھنا ہو تو الصوارم السندیہ دیکھئے۔ ان سب علمائے کرام و مفتیان عظام نے بھی مبارک فتوے دیئے کہ من شك فی کفرهم وعذابهم فقد کفر۔ اور مزید دو سو سے علمائے کے مبارک فتوے دیکھنا ہوں تو پڑھئے کتاب لاجواب متفقہ فتاوی علماء شائع شدہ از بنارس مطبوعہ اہلسنت برقی پریس مراد آباد۔ تو یہ وہابی دیوبندی جبکہ اپنے ان کفریات خبیثہ سے صاف صاف توبہ کرکے مسلمان نہیں پھر ان مسائل فرعیہ پر سنیوں سے گفتگو کریں۔ مسلمانوں کو قرآن عظیم فرماتا ہے ومن یتولهم منکم فانه منهم یعنی تم میں سے جو ان سے یارانہ گانٹھے گا وہ انھیں میں شمار ہوگا۔ اور قرآن کریم فرماتا ہے کہ فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین یعنی معلوم ہوجانے کے بعد ظالموں بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھ۔ اور قرآن مجید فرماتا ہے۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار یعنی ظالموں بدمذہبوں کی طرف جھکو بھی نہیں ورنہ تم کو آگ چھوئیگی۔ اور قرآن کریم ارشاد فرماتا ہے۔ یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا آباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان۔ یعنی اے ایمان والو اپنے ماں باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ لوگ کفر کو ایمان اسلام پر

پسند کریں والعیاذ باللہ العزیز الغفار۔ اور حدیث شریف میں ہے حضور سرکار ابد قرار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم۔ وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم وان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم یعنی اون بدمذہبوں بددینوں مرتدوں کے ساتھ نہ بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو اور اون کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو اون کے ساتھ نماز نہ پڑھو اون کے پیچھے نماز نہ پڑھو اون کے جنازے کی نماز نہ پڑھو اور اگر راستے گلی میں مل جائیں تو انھیں سلام نہ کرو اور بیمار پڑیں تو اُن کی مزاج پرسی کو نہ جاؤ۔ اور اگر مرجائیں تو اون کے جنازے میں شرکت نہ کرو۔ اس مضمون کی اور حدیثیں تفصیل سے دیکھنا ہوں تو فقیر حقیر کا مبارک فتویٰ المسمیٰ بنام تاریخی "اربعین مقدسہ" کا مطالعہ کریں۔ ان مرتدوں اور جملہ بدمذہبوں بددینوں سے سنی بھائیوں کو دور ونفور وبیزار وبری رہنا چاہیئے خداتعالیٰ توفیق بخشے آمین ثم آمین اگر شخص مذکور انھیں کفری عقیدوں کو ماننے والا ہے تو اوسکے اوپر توبہ وتجدید اسلام وتجدید نکاح سب ضروری ہے اور اگر ان کفری عقیدے والوں کو جان بوجھکر مسلمان جانتا ہے جب بھی کافر مرتد ہے توبہ وتجدید اسلام وتجدید نکاح اوس پر فرض ہے۔ اور اگر توبہ وتجدید اسلام وتجدید نکاح نہ کرے تو مسلمان اوس سے میل جول سلام وکلام اُٹھنا بیٹھنا کھانا پینا یارانہ ودستانہ سب بند کردیں اور برادری کے معززین کو چاہیئے کہ اس کا حقہ پانی بند کردیں۔ اور اگر وہ ان عقیدوں والا بھی نہ ہو اور ان کفری عقیدے والوں کو کافر مرتد جانتا مانتا ہو اور اپنی جہالت لاعلمی سے حرام کہتا ہے جب بھی اوسپر توبہ کرنا ضروری ہے۔ اور مجمع عام میں توبہ کرے اور توبہ لکھکرے۔ اور برادری کے پنچ صاحبان کو چاہیئے کہ اوس سے توبہ نامہ لکھوائیں اور توبہ نامہ میں یہ مضمون ضرور ضرور لکھوائیں کہ حفظ الایمان اور براہین قاطعہ اور فوٹو فتوائے گنگوہی اور تحذیر الناس اور تذکرۃ الخلیل ان کتابوں میں جو کفریات لکھے گئے ہیں انھیں کفر اور ان کے لکھنے والوں کو کافر مرتد جانتا مانتا ہوں پھر دستخط کرے۔ اور اگر یہ تحریر نہ دے تو مسلمان خوب سمجھ لیں کہ ان کفری عقیدوں کو صحیح واسلام اور ان کفری عقیدے والوں کو مسلمان جانتا ہے وہ خود ہی دیوبندی کافر مرتد ہے۔ اوس سے فوراً علیحدہ ہوجائیں اور مسلمانوں کو

اس سے اور اس کو مسلمانوں سے جدا رکھیں ورنہ قیامت کے دن جواب دینا ہوگا۔
مولیٰ تبارک وتعالیٰ حق وہدایت کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے آمین آمین ثم آمین
بجاہ حبیبہ النبی الامین المکین علیہ وعلی آلہ واصحابہ
افضل الصلاۃ وادوم التسلیم واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ و
اصحابہ و ازواجہ اجمعین وبارک وسلم ومجد وکرم وبجل وعظم وعلی
سیدنا الامام الاعظم وغوثنا الغوث الاعظم وشیخنا ومرشدنا المجدد الاعظم
وعلینا معھم وبھم یا ارحم الراحمین آمین۔

فقیر ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خان قادری
برکاتی رضوی مجددی لکھنوی غفرلہ ولابویہ
واخویہ واہلہ ومحبیہ آمین۔
۱۵ جمادی الاولیٰ روز یکشنبہ ۱۳۶۹ھ
کانپور کرنیل گنج مکان نمبر ۲۴۶/۱۰۱

سنی حنفی قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی
من دوست دامان احمد رضا
۱۳ ھ ۶۹
ابو الظفر محمد محبوب علی ولد ابو الحفاظ محمد نور ابیٹھی

الحمد للہ بحمدہ ونصلی علی رسولہ الرؤف الرحیم
امابعد ما اجاب بہ ذو المجد الظاہر والفضل الباہر المشتہر المدعو علی الافواہ
الالسنۃ بضیغم الملۃ واسد السنۃ وصاف الحبیب مولانا المولوی الحافظ القاری
ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علیخان القادری البرکاتی الرضوی المجددی اللکھنوی
دامت برکاتہم العالیہ بالفضل والجلالۃ صح المفتی الاعظم سابقا بریاستہ فتیالہ
المستدل بقواطع الآیات الشریفہ وسواطع السنن المنیفہ ھو الحق والصواب
یجب علی کل مسلم ان یجعلہ المرجع والمآب وقد اجمع علی ایصال الخیر للموتی
وغیرہ من المسائل المذکورۃ العلماء الاعلام والمفتون العظام من العرب
والعجم من المذاہب الاربعۃ فلا یجوز خرق الاجماع ومن انکر فکلامہ باطل
مردود۔ کتبہ فقیر محمد حنیف قادری برکاتی رضوی عفی عنہ مدرسہ دہم مدرسہ حنفیہ غوث العلوم

چمن گنج کانپور

ما اجاب بہا مولٰنا ابو الظفر محب الرضا محمد محبوب علی خاں افندی لا زالت
شموس فیضانہ بازغۃ الی یوم البناد بجاہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی
آلہ واصحابہ الامجاد حق صحیح ۔ خادم ابو سعید محمد فرید بہاری غفرلہ الباری امام مفسر در مسجد
شفیع آباد کانپور)

الجواب صحیح. عظیم الحق عفی عنہ امام مسجد حافظ عبداللہ محلہ کرنیل گنج کانپور

الجواب صحیح ودرست ہے سعید احمد مبلغ اسلام سنبھل عفی عنہ

الجواب صحیح وصواب والمجیب سلمہ المجیب القریب نجیح وثاب والمنکر
یستحق اشد العذاب واسوء العقاب واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی
اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ۔ فقیر ابو الفتح عبد الرضا
محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی
غفرلہ ولابویہ واہلہ واخویہ واحبابہ ربہ العزیز القوی
جمعۃ مبارکہ چہارم ماہ مبارک ربیع الاول شریف ۱۳۷۵ھ
۲۰ دسمبر ۱۹۵۵ء ۔ محلہ بھورے خاں ۔ پیلی بھیت
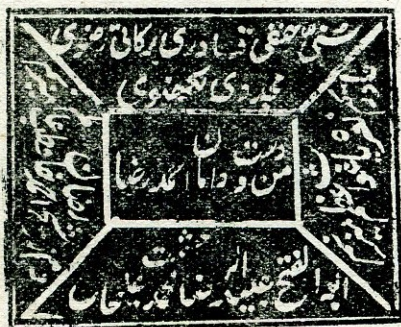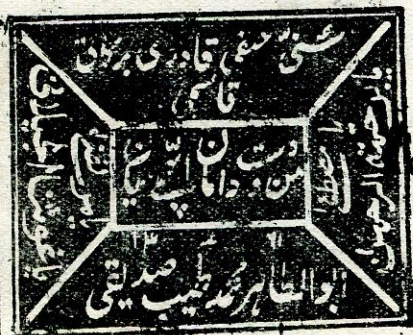
الجواب صحیح والمجیب مدظلہم العالی نجیح
فقیر ابو طاہر محمد طیب قادری رضوی غفرلہ۔

۷۸۶/۹۲ الجواب صحیح عبد الخالق بخاری غفرلہ الباری
خطیب مسجد شفیع آباد چمن گنج
کانپور

۷۸۶/۹۲ الجواب صحیح وصواب والمجیب دام ظلہم العالی مصیب ومثاب
واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم
فقیر ابو الوجاہت عبید الضیا محمد وجیہ الدین قادری رضوی ضیائی غازی پوری غفرلہ المولی القوی

خادم آستانۂ عالیہ ضیائیہ محلہ مسجد بھشتیاں پیلی بھیت

بعد الحمد والصلوۃ نعم ما اجاب بہ المجیب اللبیب جزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء
احق ان یتبع بہ لان الحق احق بالاتباع فقط واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ فقیر قناعت...
غفرلہ صدر مدرس مدرسہ احسن المدارس قدیم کانپور۔

قد اصاب المجیب وجوابہ للقلب والروح طبیب فجزاہ اللہ خیر الجزاء
فقیر غلام مصطفےٰ وارثی غفرلہ محلہ ٹپکا پور کانپور

۷۸۶

فی الواقع ہر وہ حلال جانور جو اللہ عزوجل کے نام سے بطریق شرعی ذبح کیا گیا وہ حلال ہے اسکی حرمت کی کوئی وجہ نہیں۔ جبکہ ذبح کرنے والے نے اللہ عزوجل کے نام پر ذبح کیا اور اراقت دم قربت الی اللہ ہی کا قصد کیا تو وہ ذبیحہ بلاشبہ حلال ہوا۔ اگرچہ ذبح کے وقت یا پیشتر ہی سے یہ نیت ہو کہ بعد ذبح پکا کر اس پر فلاں بزرگ کی فاتحہ دلاؤں گا۔ اسے ما اہل بہ لغیر اللہ کے تحت داخل سمجھنا اور حرام ٹھہرانا غلط ہے۔ ولہذا عارف باللہ شیخ احمد ملا جیون قدس سرہ تفسیرات احمدیہ میں آیۃ مذکورہ کے ذیل میں فرماتے ہیں۔ ومن ہہنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء حلال طیب کما ھو الرسم فی زماننا۔ اور اس بارے میں شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف جو فتویٰ منسوب کیا جاتا ہے وہ ان کا یقین نہیں کیا جاسکتا اور وہ اونکا ہو بھی تو اوس کا غلط ہونا عارف باللہ شیخ احمد ملا جیون قدس سرہٗ کے ارشاد سے ظاہر ہے۔ جناب مولانا مولوی ابو المظفر محب الرضا محمد محبوب علی صاحب رضوی نے اپنے اس رسالہ میں بقدر کفایت جواز فاتحہ کے بارے میں اقوال علما پیش کردیے اور ماشاء اللہ خود امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی عبارت سے اسکا جواز ثابت کیا ہے تو مزید کی حاجت نہیں۔ حضرت شاہ صاحب کی طرف منسوب فتویٰ کے جواب کے اشارے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کے رسالہ مبارکہ "سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء" میں فرماتے ہیں۔ جو ہر ذی فہم کے لئے کافی ہیں اور نافہم معاند کے لئے دفتر کا دفتر ناوافی واللہ تعالیٰ اعلم

ہذا صحیح واللہ تعالیٰ اعلم الی علم
کتبہ عبدالمصطفےٰ محمد افضل حسین غفرلہ
خادم الافتاء بدار العلوم منظر السلام بلدہ بریلی

اصلاح ترقی
بریلی

هذا صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا قادری نوری غفرلہٗ

مصطفیٰ رضا خاں قادری ۱۳۲۹
آل الرحمٰن محمد عرف
ابو البرکات محی الدین جیلانی

۷۸۶ ۔ اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم

فقیر ابراہیم رضا عفی عنہ زیب سجادہ قادریہ رضویہ حامدیہ بریلی شریف۔

الجواب صحیح وموافقۃ الائمۃ الاربعۃ رضی اللہ تعالےٰ

فقیر خلیل احمد خاں عفی عنہ سنی حنفی حال وارد بمبئی

الجواب صحیح وصواب فقیر محمد سلیم عفی عنہٗ قادری خطیب جامع مسجد

دھوبی تالاب مرین لائن بمبئی نمبر ۲

ملیسملا وحامدا ومصلیا ومسلما

اما بعد فقد صح الجواب وھو تعالیٰ اعلم بالصواب

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سید الانجاب وعلی الال والاصحاب

وانا الفقیر ابو الحسنین ال مصطفیٰ سید میاں القادری البرکاتی غفرلہٗ

الخطیب فی المسجد الجامع الواقع فی

کھڑک بمبئی نمبر ۹ شب غرہ ذیقعدہ ۱۳۸۰ھ شب یکشنبہ

۷۸۶ / ۹۲
غوث الوریٰ
دامن ودست داماں
آل مصطفیٰ سید میاں قادری برکاتی

۷۸۶ / ۹۲ الجواب صحیح حررہ العبید المصطفیٰ

الحافظ محمد سعید غفر اللہ لہ المدرس

بمدرسۃ الحنفیہ غوث العلوم فی

بلدۃ کالفور ۔

الجواب صحیح محمد اسحاق قادری غفی عنہ پیش امام مسجد درگاہ شریف

حاجی بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ مرین لائن بمبئی

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب

محمد حسیم غفی عنہ (ہاؤس نمبر ۲۳ کھوکھا بازار بمبئی نمبر ۳)

الجواب صحیح وحق والحق احق ان یتبع بہ تحریرا المولی تعالیٰ با ۱۹ المجید عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ خیرا لجزا فی الدنیا والآخرۃ فقط ھو تعالیٰ اعلم

فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہ صدر مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور۔

مناجات

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیِ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات — انکے پیارے مونہہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر — سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں — عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں — ان تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بیجا رلائے — چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں — انکی نیچی نیچی نظروں کی ضیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط — آفتابِ ہاشمی نور الہدےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے — ربِّ سلِّم کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں — قدسیوں کے لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے — دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

حمایت مذہب اہلسنت میں بعض مفید و ضروری کتابیں

اذان من اللہ ۔ مسئلہ اذان ثانی میں رامپوری تحریر کا مفصل رد قابل دید ہے ۔ یہ رسالہ نایاب تھا اب چھپ گیا ہے جلد طلب کیجیے اور پڑھ کر فائدہ اٹھائیے ۔ قیمت صرف ۴ر

نور کی تفسیر یہ قرآن و حدیث سے مزین اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے آراستہ قابل دید بلکہ لائق حفظ ہے اور واعظوں میلاد خوانوں کیلیے بہترین تحفہ ہے کتابت اور طباعت عمدہ کاغذ چکنا سفید قیمت ۱۲ر

دلائل الخلافۃ الراشدہ خلافت راشدہ کے حق و صحیح ہونیکا ثبوت روافض کی مذہبی اور معتبر و مستند ناقابل انکار کتابوں سے دیا گیا ہے ۔ لاجواب کتاب ہے اور واقعہ یہ ہے کہ اس موضوع پر یہ کتاب آپ اپنی نظیر ہے ۔ قیمت صرف ۸ر

تنویر الصحیفہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب ہیں امام جلال الدین سیوطی شافعی کے عربی رسالہ کا اردو ترجمہ حنفیوں کیلیے قابل حفظ ہے ۔ قیمت ۴ر

مطالع تہذیب دیوبندیہ اکابر دیوبند کے حالات اور خرق عادات قابل دید ہیں ۔ قیمت صرف ۳ر

بخشائش عزیزاں مسئلہ استمداد کا ثبوت قرآن و حدیث اور کتب فقہ سے دیا ہے اور اسکا صحیح طریقہ بتایا ہے ۔ قیمت صرف ۲ر

سل الحسام دیوبندیوں کے عقائد کا بیان بہت عمدہ طرز میں کیا گیا ہے قابل دید ہے ۔ قیمت صرف ۳ر

نصیبہ بخشش اسمیں دو فتوے ہیں پہلے میں حدیث لولاک کا ثبوت ہے اور دوسرے میں وہابی کی صحیح جامع مانع تعریف کی ہے اگر بچہ کو یاد کرا دیا جائے تو وہ وہابی کو پہچان لے ۔ قیمت ۲ر

فضائل جناب فاروق حضور پرنور مرشد برحق اعلیٰحضرت مجدد اعظم دین و ملت رضی اللہ عنہ کے قصیدۂ مبارکہ فضائل فاروق کی شرح قابل دید ہے ۔ زیر طبع ہے ۔

اوفی اللمعہ فی اذان یوم الجمعہ حضور اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کا نایاب فتویٰ چھپ گیا ہے جسمیں جمعہ کی اذان ثانی کا خارج مسجد ہونیکا واضح اور روشن بیان ہو ۲۲ علماء کی تصدیقات سے اب شائع ہوا ہے ضرور منگائیے قیمت ۲ر

تلامیذ ابی حنیفہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض شاگردوں کا حال اور غیر مقلدوں کے اس اعتراض کا جواب کہ حضرت امام اعظم حدیث نہیں جانتے تھے قیمت ۴ر

مرآت حسن بیمثال مسجع و مقفیٰ اردو میں جدید نظم و نثر کے ساتھ شائع ہوا ہے ٹائٹیل چار رنگا ہے جلد طلب کیجئے ۔ قیمت صرف ۱۴ر

اربعین شدت اس کتاب میں ایک سو حدیثوں اور دیں آثار و اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم اور بکثرت ارشادات ائمہ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان کو کافروں بدمذہبوں سے کیسا برتاؤ رکھنا چاہیے ۔ قابل عمل کتاب ہے اور چالیس علماء نے اس کی تصدیق کی ہے ۔ قیمت صرف ۱۴ر

گلزار نعت شریف اردو فارسی نعتوں کا مجموعہ اہل سنت کو مست و بیخود بنانے والا قابل دید ہے ۔ ٹائیٹل رنگین قیمت ۴ر

الملقی مناظرہ نظم و نثر میں وہابیوں کے عقائد دلنشین پیرایہ میں بچوں اور بچیوں کو یاد کرانے کے لائق ہے ۔ قیمت ۲ر

اجمل فتوی العلماء نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت بکثرت حدیثوں اور کتب فقہ سے ۔ قابل دید ہے قیمت ۳ر

سامان بخشش سیف اللہ المسلول حضرت مولانا الشاہ محمد ہدایت رسول صاحب علیہ الرحمۃ کے کلام کا مجموعہ قیمت ۲ر

سیوف پیر یا غوث و یا خواجہ کہنے کا ثبوت ۔ قیمت ۲ر

محفل بخشش ۱ر ۔ **قصیدۂ نور** ۱ر قیمت صرف دو پیسہ

الصوارم المحمدیہ مرزائیوں کے عقائد کفریہ کا بیان اور ساتھ ساتھ ان کے استادوں دیوبندیوں کے عقائد کا تذکرہ ہے عجیب و غریب رسالہ ہے ۔ لائق دید و قابل شنید ہے ۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ

نمبر (۱) محمد منصور علی رضوی لکھنوی کتب خانہ اہلسنت ۔ محلہ مقبول گنج جریا ٹولہ ۔ لکھنؤ
نمبر (۲) رشید حسن خاں ناظم کتبخانہ اہلسنت مکان نمبر ۴۶ محلہ کھورے خاں پیلی بھیت
نمبر (۳) دفتر انجمن تبلیغ صداقت ۔ چھاپچھ محلہ کامبیکر اسٹریٹ ۔ بمبئی نمبر ۳
نمبر (۴) جناب ملک نیاز احمد صاحب امام مسجد بزریہ کرنیل گنج ۳۹/۱۰۲ کانپور
نمبر (۵) ناظم کتبخانہ اہلسنت ۔ ریپن روڈ نمبر ۱۶۶ ۔ بمبئی نمبر ۹
نمبر (۶) بمبئی کے دوسرے کتب فروشوں سے بھی مل سکتی ہیں ۔ لکھنؤ کے کتب فروشوں سے بھی طلب کیجیے